آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے ۔ لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

ریویو آف ریلیجنز

یعنی

دنیا کے مذاہب پر نظر

جلد اوّل　　اگست ۱۹۰۲ء　　نمبر ۸

فہرست مضامین

اسلام ۵

یعنی

دنیا میں زندگی کے مدعا کیا ہیں اور ان کا حصول کس طرح ہوتا ہے ۔ ص ۲۹۹ تا ۳۰۳
مسٹر واخ اور ریویو آف ریلیجنز ۔ ص ۳۰۴ تا ۳۱۰
ندوۃ العلما کی طرف ایک خط ۔ ص ۳۱۱ تا ۳۲۸

انجمن اشاعت اسلام قادیان نے انوار احمدیہ پریس قادیان دارالامان
میں باہتمام شیخ یعقوب علی (تراب) احمدی مالک مطبع
چھپوا کر ۲۰ اکتوبر ۱۹۰۲ء کو شائع کیا۔

قیمت ار

الٰہی کاغذ ار للہ

مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کی کتابین

مندرجہ ذیل کتابین مدرسہ تعلیم الاسلام سے مل سکتی ہین۔

شروح ترمذی صحاح ستہ کی مشہور کتاب ترمذی کی چار عظیم الشان شرحین جلد اول و دوم قیمت فی جلد للعہ دونون جلد کے خریداروں سے بحساب سے فی جلد۔ کتب فروشون کو دوسری کتابون کے معاوضہ پر دیجا سکتی ہے۔

مسک العارف۔ مولوی سید محمد احسن صاحب کی تصنیف جسمین ان پیشگوئیونکا واقع ہونا ثابت کیا گیا ہے جو مسیح موعود کے زمانہ کے متعلق حدیثون مین آئی ہین۔ اس کتاب کی اصل قیمت ۱۲ رکھی گئی اب اسکی قیمت مین بہت تخفیف کرکے صرف ۱ قیمت کر دیگئی ہے تا جو احباب وسعت رکھتی ہین متعدد جلدین خرید کر مفت تقسیم کرکے ثواب حاصل کرین۔ محصولڈاک ۱

یسرنا القرآن نیا قاعدہ جس سے بچہ نہایت آسانی سے چھ سات ماہ مین قرآن شریف ختم کر سکتا ہے قیمت ۲ محصولڈاک ۱

قاعدہ عربی و اردو مصنفہ نواب محمد علیخان صاحب قیمت ۱ محصولڈاک ۱

سلسلہ دینیات کا پہلا نمبر نئی تصنیف بچون کو ارکان اسلام اور نماز سکھانے کیلئے قیمت ۰ محصولڈاک ۰

سرمہ چشم آریہ مشہور تصنیف حضرت مسیح علیہ السلام آریون کی اعتراضون کا جواب قیمت ۱۲ محصولڈاک ۱

سیرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مولوی عبدالکریم صاحب کی مشہور تصنیف ہے جسکو پڑھکر کئی آدمیون نے حضرت مسیح علیہ السلام کے دعوے کی تصدیق کی۔ ۱۲۸ صفحے قیمت ۸ محصولڈاک ۱

اسلام اور اس کی حقیقت یعنی حضرت مسیح موعود کی وہ تقریر جو جلسہ اعظم مذاہب لاہور پر سنائی گئی تھی جیبی تقطیع پر قیمت ۴ ہر ایک شخص کے پاس اسکی ایک کاپی ہونی چاہیئے۔

درثمین جدید کامل۔ نہایت خوبصورت جیبی تقطیع پر حضرت اقدس کے اردو اور فارسی اشعار کا مجموعہ۔ قیمت بغیر جلد ۵ مجلد ۷ محصولڈاک ۱

نشان آسمانی قیمت ۳

اجرومیہ قیمت ۰

جو اصحاب متعدد جلدین خریدنا چاہین وہ کمیشن وغیرہ کے متعلق خط و کتابت سے دریافت کر سکتے ہین۔

ان کتابون کے علاوہ انجمن حمایت اسلام لاہور کے اردو۔ فارسی اور دینیات کے سلسلے کی تمام کتابین اور منشی ذکاء اللہ کے اردو سلسلہ کی کتابین اور مدرسون کی پڑھائی کی بعض دوسری کتابین اصل قیمت پر ملسکتی ہین قیمت پیشگی آنی چاہیئے یا بذریعہ ویلیو پی طلب کیا کرین۔ درخواستین مولوی شیر علی صاحب ہیڈماسٹر مدرسہ کے نام آنی چاہئین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اسلام

گذشتہ اشاعت سے آگے

دُنیا مین زندگی کی مُدعا کیا ہین اور اُن کا حصول کس طرح ہوتا ہے

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ اگرچہ مختلف الطبائع انسان اپنی کوتہ فہمی یا پست ہمتی سے مختلف طور کے مدعا اپنی زندگی کیلئے ٹھہراتے ہین اور فقط دنیا کے مقاصد اور آرزوؤن تک چلکر آگے ٹھہر جاتے ہین۔ مگر وہ مدعا جو خدا تعالے اپنی پاک کلام مین بیان فرماتا ہے وَمَا خلقت الجن والانس الا لیعبدون یعنے مین نے جن اور انسان کو اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ مجھے پہچانین اور میری پرستش کرین پس اس آیت کی رو سے اصل مدعا انسان کی زندگی کا خدا کی پرستش اور خدا کی معرفت اور خدا کے لیے ہو جانا ہے یہ تو ظاہر ہے کہ انسان کو یہ مرتبہ حاصل نہین ہے کہ اپنی زندگی کا مدعا اپنے اختیار سے آپ مقرر کرے۔ کیونکہ انسان نہ اپنی مرضی سے آتا ہے اور نہ اپنی مرضی سے واپس جائیگا۔ بلکہ وہ ایک مخلوق ہے اور جس نے اسے پیدا کیا اور تمام حیوانات کی نسبت عمدہ اور اعلے قوے اس کو عنایت کئے۔ اسی نے اس کی زندگی کا ایک مدعا ٹھہرا رکھا ہے خواہ کوئی انسان اس مدعا کو سمجھے یا نہ سمجھے مگر انسان کی پیدایش کا مدعا بلاشبہ خدا کی پرستش اور خدا کی معرفت اور خدا مین فانی ہو جانا ہی ہے جیسا کہ اللہ تعالے قرآن شریف مین ایک اور جگہ فرماتا ہے ان الدین عند اللہ الاسلام۔ ذلک الدین القیم فطرة اللہ التی فطر الناس علیہا یعنے وہ دین جس مین خدا کی معرفت صحیح اور اس کی پرستش احسن طور پر ہے وہ اسلام ہے اور اسلام انسان کی فطرت مین رکھا گیا ہے اور خدا نے انسان کو اسلام پر

پیدا کیا۔ اور اسلام کیلئے پیدا کیا ہے یعنے یہ چاہا ہے کہ انسان اپنے تمام قوے کے ساتھ اس کی پرستش اور اطاعت اور محبت مین لگ جائے اسی وجہ سے اس قادر کریم نے انسان کو تمام قوے اسلام کے مناسب حال عطا کئے ہین۔ ان آیتون کی تفصیل بہت بڑی ہے اور ہم کسی قدر پہلے سوال کے تیسرے حصہ مین لکھ بھی چکے ہین۔ لیکن اب ہم مختصر طور پر صرف یہ ظاہر کرنا چاہتے ہین۔ کہ انسان کو جو کچھ اندرونی اور بیرونی اعضاء دئے گئے ہین یا جو کچھ قوتین عنایت ہوئی ہین **اصل مقصود** اُن سے خدا کی معرفت اور خدا کی پرستش اور خدا کی محبت ہے۔ اسی وجہ سے انسان دنیا مین ہزارون شغلون کو اختیار کر کے پھر بھی بجز خدا کے اپنی سچی خوشحالی کسی مین نہین پاتا۔ بڑا دولتمند ہو کر بڑا عہدہ پا کر بڑا تاجر بن کر بڑی بادشاہی تک پہنچکر بڑا فلاسفر کہلا کر آخر ان دنیوی گرفتاریون سے بڑی حسرتون کے ساتھ جاتا ہے اور ہمیشہ دل اس کا دنیا کے استغراق سے اسکو ملزم کرتا رہتا ہے۔ اور اس کے مکرون اور فریبون اور ناجائز کامون مین کبھی اس کا کانشنس اس سے اتفاق نہین کرتا۔ ایک دانا انسان اس مسئلہ کو اس طرح بھی سمجھ سکتا ہے کہ جس چیز کے قوے ایک اعلے سے اعلے کام کر سکتے ہین اور پھر آگے جا کر ٹھہر جاتے ہین وہی اعلے کام اس کی پیدائش کی علت غائی سمجھی جاتی ہے مثلاً بیل کا کام اعلے سے اعلے قلبہ رانی یا آبپاشی یا باربرداری ہے۔ اس سے زیادہ اس کی قوتون مین کچھ ثابت نہین ہوا۔ سو بیل کی زندگی کا مدعا یہی تین چیزین ہین۔ اس سے زیادہ کوئی قوت اس مین پائی نہین جاتی۔ مگر جب ہم انسان کی قوتون کو ٹٹولتے ہین کہ ان مین اعلے سے اعلے کونسی قوت ہے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ خدائے اعلے برتر کی اس مین تلاش پائی جاتی ہے یہانتک کہ وہ چاہتا ہے کہ خدا کی محبت مین ایسا گداز اور محو ہو کہ اسکا اپنا کچھ بھی نہ رہے۔ سب خدا کا ہو جائے وہ کھانے اور سونے وغیرہ طبعی امور مین دوسرے حیوانات کو اپنا شریک غالب رکھتا ہے صنعت کاری مین بعض حیوانات اس سے بہت بڑھے ہوئے ہین بلکہ شہد کی مکھیان بھی ہر ایک پھول کا عطر نکالکر ایسا شہد نفیس پیدا کرتی ہین کہ ابتک اس صنعت مین انسان کو کامیابی نہین ہوئی پس ظاہر ہے کہ انسان کا اعلے کمال خدا تعالے کا وصال ہے لہذا اس کی زندگی کا اصل مدعا یہی ہے کہ خدا کیطرف اسکے دل کی کھڑکی کھلے۔ ہان اگر یہ سوال ہو کہ یہ مدعا کیونکر اور کس طرح حاصل ہو سکتا ہے اور کن وسائل سے انسان اس کو پا سکتا ہے۔ پس واضح ہو کہ سب سے بڑا وسیلہ جو اس مدعا کے پانے کے لئے شرط ہے وہ یہ ہے کہ خدا تعالے کو صحیح طور پر پہچانا جائے اور سچے خدا پر ایمان لایا جائے۔ کیونکہ اگر پہلا قدم ہی غلط ہے اور کوئی شخص مثلاً کسی پرند یا چرند یا عناصر یا انسان کے بچہ کو خدا سمجھ بیٹھا ہے تو پھر دوسرے قدمون مین اسکے راہ راست پر چلنے کی کیا امید ہے سچا خدا اسکے ڈھونڈنے والونکو مدد دیتا ہے۔ مگر مردہ مردہ کو کیونکر مدد دے سکتا ہے اس مین اللہ جلشانہ نے خوب تمثیل فرمائی ہے اور وہ یہ ہے:- لہ دعوۃ الحق والذین یدعون من دونہ لا یستجیبون لھم بشیء الا کباسط کفیہ الی الماء لیبلغ فاہ وما ھو ببالغہ وما دعاء الکفرین الا فی ضلال + یعنے دعا کرنے کے لایق وہی سچا خدا ہے

جو ہر ایک بات پر قادر ہے اور جو لوگ اس کے سوا اورون کو پکارتے ہین وہ کچھ بھی ان کو جواب نہین دے سکتے۔ ان کی مثال ایسی ہے کہ جیسا کوئی پانی کی طرف ہاتھ پھیلا دے کہ اے پانی میرے منہ مین آجا تو کیا وہ اس کے منہ مین آجائیگا۔ ہرگز نہین سو جو لوگ سچے خدا سے بیخبر ہین ان کی تمام دعائین باطل ہین۔ دوسرا وسیلہ خدا تعالے کے اس حسن و جمال پر اطلاع پانا ہے جو باعتبار کمال تام کے اس مین پایا جاتا ہے کیونکہ حسن ایک ایسی چیز ہے جو بالطبع دل اس کی طرف کھینچا جاتا ہے اور اسکے مشاہدہ سے طبعاً محبت پیدا ہوتی ہے تو حسن ذات باری تعالے اس کی وحدانیت اور اس کی عظمت اور بزرگی اور صفات ہین۔ جیسا کہ قرآن شریف نے یہ فرمایا ہے۔ قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد یعنے خدا اپنی ذات اور صفات اور جلال مین ایک ہے کوئی اس کا شریک نہین سب اسکے حاجتمند ہین ذرہ ذرہ اُس سے زندگی پاتا ہے وہ کل چیزون کے لیئے مبدء فیض ہے اور آپ کسی سے فیضیاب نہین وہ نہ کسی کا بیٹا ہے اور نہ کسی کا باپ اور کیونکر ہو کہ اس کا کوئی ہم ذات نہین قرآن نے بار بار خدا کا کمال پیش کر کے اور اس کی عظمتین دکھلا کے لوگون کو توجہ دلائی ہے کہ دیکھو ایسا خدا دلون کا مرغوب ہے نہ کہ مردہ اور کمزور اور کم رحم اور کم قدرت ✣

تیسرا وسیلہ جو مقصود حقیقی تک پہنچنے کے لیئے دوسرے درجے کا زینہ ہے خدا تعالے کے احسان پر اطلاع پانا ہے۔ کیونکہ محبت کی محرک دو ہی چیزین ہین حسن یا احسان اور خدا تعالی کی احسانی صفات کا خلاصہ سورہ فاتحہ مین پایا جاتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے:۔ الحمد للہ رب العلمین الرحمن الرحیم ملک یوم الدین کیونکہ ظاہر ہے کہ احسان کامل اس مین ہے کہ خدا تعالے اپنے بندون کو محض نابود سے پیدا کرے اور پھر ہمیشہ اس کی ربوبیت انکے شامل حال ہو اور وہی ہر ایک چیز کا آپ سہارا ہو۔ اور پھر اس کی تمام قسم کی رحمتین اس کے بندون کیلیئے ظہور مین آئی ہون اور اس کا احسان بے انتہا ہو جسکا کوئی شمار نہ کر سکے۔ سو ایسے احسانون کو خدا تعالے نے بار بار جتلایا ہے جیسا کہ ایک اور جگہ فرماتا ہے:۔

وان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوھا یعنے اگر خدا تعالی کی نعمتون کو گننا چاہو تو ہرگز نہین گن سکو گے ✣

چوتھا وسیلہ خدا تعالے نے اصل مقصود کے پانیکے لیئے دعا کو ٹھہرایا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے ادعونی استجب لکم یعنے تم دعا کرو مین قبول کرونگا۔ اور بار بار دعا کیلیئے رغبت دلائی ہے تا انسان اپنی طاقت سے نہین بلکہ خدا کی طاقت سے پاوے ✣

پانچوان وسیلہ اصل مقصود کے پانیکے لیئے خدا تعالے نے مجاہدہ ٹھہرایا ہے یعنے اپنا مال خدا کی راہ مین خرچ کرنیکے ذریعہ سے اور اپنی طاقتون کو خدا کی راہ مین خرچ کرنیکے ذریعہ سے اور اپنی جان کو خدا کی راہ مین خرچ کرنیکے ذریعہ سے اور اپنی عقل کو خدا کی راہ مین خرچ کرنیکے ذریعہ سے اسکو ڈھونڈا جائے جیسا کہ وہ فرماتا ہے جاھدوا باموالکم

وانفسکم و مما رزقنٰھم ینفقون ○ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا ◆

یعنے اپنے مالون اور اپنی جانون اور اپنے نفسون کو معہ ان کی تمام طاقتون کے خدا کی راہ مین خرچ کرو۔ اور جو کچھ ہم نے عقل اور علم اور فہم اور ہنر وغیرہ تم کو دیا ہے وہ سب کچھ خدا کی راہ مین لگاؤ۔ جو لوگ ہماری راہ مین ہر ایک طور سے کوشش بجا لاتے ہین ہم ان کو اپنی راہین دکھا دیا کرتے ہین ◆

چھٹا وسیلہ اصل مقصود کو پانیکے لئے استقامت کو بیان فرمایا گیا ہے یعنی اس راہ مین درماندہ اور عاجز نہو اور تھک نہ جائے اور امتحان سے ڈر نہ جائے جیسا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملٰئکة الا تخافوا ۱۲ یعنے وہ لوگ جنہون نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور باطل خداؤن سے الگ ہو گئے پھر استقامت اختیار کی یعنی طرح طرح کی آزمایشون اور بلا کے وقت ثابت قدم رہے ان پر فرشتے اترتے ہین کہ تم مت ڈرو اور مت غمگین ہو اور خوش ہو۔ اور خوشی مین بھر جاؤ کہ تم اس خوشی کے وارث ہو گئے جس کا تمہین وعدہ دیا گیا ہے ہم اس دنیوی زندگی مین اور آخرت مین تمہارے دوست ہین اس جگہ ان کلمات سے یہ اشارہ فرمایا کہ استقامت سے خدا تعالی کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ یہ سچ بات ہے کہ استقامت فوق الکرامت ہے۔ کمال استقامت یہ ہے کہ چار و نطرف بلاؤن کو محیط دیکھین اور خدا کی راہ مین جان اور عزت اور آبرو کو معرض خطر مین پاوین۔ اور کوئی تسلی دینے والی بات موجود نہو۔ یہانتک کہ خدا تعالی بھی امتحان کے طور پر تسلی دینے والے کشف یا خواب یا الہام کو بند کر دے اور ہولناک خوفون مین چھوڑ دے اسوقت نامردی نہ دکھلاوین اور بزدلون کی طرح پیچھے نہ ہٹین اور وفاداری کی صفت مین کوئی خلل پیدا نکرین۔ صدق اور ثبات مین کوئی رخنہ نہ ڈالین۔ ذلت پر خوش ہو جائین۔ موت پر راضی ہو جائین اور ثابت قدمی کیلئے کسی دوست کا انتظار نکرین کہ وہ سہارا دے نہ اسوقت خدا کی بشارتون کے طالب ہون کہ وقت نازک ہے اور باوجود سراسر بیکس اور کمزور ہونیکے اور کسی تسلی کے نہ پانیکے سیدھے کھڑے ہو جائین اور ہرچہ بادا باد کہکر گردن کو آگے رکھدین اور قضاو قدر کے آگے دم نہ مارین اور ہرگز بے قراری اور جزع فزع نہ دکھلاوین جبتک کہ آزمایش کا حق پورا ہو جائے یہی استقامت ہے جس سے خدا ملتا ہے یہی وہ چیز ہے جس کی رسولون اور نبیون اور صدیقون اور شہیدون کی خاک سے ابتک خوشبو آرہی ہے اسی کیطرف اللہ جلشانہ اس دعا مین اشارہ فرماتا ہے۔ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم یعنے اے ہمارے خدا ہمین استقامت کی راہ دکھلا وہی راہ جس پر تیرا انعام اکرام مترتب ہوتا ہے اور تو راضی ہو جاتا ہے اور اسی کی طرف اس دوسری آیت مین اشارہ فرمایا۔ ربنا افرغ علینا صبرا و توفنا مسلمین۔ اے خدا اس مصیبت مین ہمارے دل پر وہ سکینت نازل کر

ولا تحزنوا وابشروا بالجنة التی کنتم توعدون ○ نحن اولیاؤکم فی الحیوة الدنیا وفی الاخرة۔

جس سے صبر آ جائے اور ایسا کہ ہماری موت اسلام پر ہو۔ جاننا چاہیئے کہ دکھوں اور مصیبتوں کے وقت مین خدا تعالے اپنے پیارے بندون کے دل پر ایک نور اتارتا ہے جس سے وہ قوت پا کر نہایت اطمینان سے مصیبت کا مقابلہ کرتے ہین اور حلاوت ایمانی سے ان زنجیرون کو بوسہ دیتے ہین جو اس کی راہ مین ان کے پیرون مین پڑین جب باخدا آدمی پر بلائین نازل ہوتی ہین اور موت کے آثار ظاہر ہو جاتے ہین تو وہ اپنے رب کریم سے خواہ نخواہ کا جھگڑا شروع نہین کرتا کہ مجھے ان بلاؤن سے بچا کیونکہ اسوقت عافیت کی دعا مین اصرار کرنا خدا تعالے سے لڑائی اور موافقت تامہ کے مخالف ہے بلکہ سچا محبّ بلا کے اترنے سے اور آگے قدم رکھتا ہے اور ایسے وقت مین جان کو ناچیز سمجھ کر اور جان کی محبت کو الوداع کہکر اپنے مولے کی مرضی کا بکلی تابع ہو جاتا ہے اور اس کی رضا چاہتا ہے اسی کے حق مین اللہ تعالے فرماتا ہے:- ومن الناس من یشری نفسه ابتغاء مرضات الله والله رؤف بالعباد یعنی خدا کا پیارا بندہ اپنی جان خدا کی راہ مین دیتا ہے اور اسکے عوض مین خدا کی مرضی خرید لیتا ہے وہی لوگ ہین جو خدا کی رحمت خاص کے مورد ہین غرض وہ استقامت جس سے خدا ملتا ہے اس کی یہی روح ہے جو بیان کی گئی جس کو سمجھنا ہو سمجھے ÷

ساتوان وسیلہ اصل مقصود کے پانیکے لئے راستبازون کی صحبت اور انکے کامل نمونون کو دیکھنا ہے۔ پس جاننا چاہیئے کہ انبیاء کی ضرورتونمین سے ایک یہ بھی ضرورت ہے کہ انسان طبعًا کامل نمونہ کا محتاج ہے اور کامل نمونہ شوق کو زیادہ کرتا ہے اور ہمت کو بڑھاتا ہے اور جو نمونہ کا پیرو نہین وہ سست ہو جاتا ہے اور بہک جاتا ہے اسی کیطرف اللہ جلشانہ اس آیت مین اشارہ فرماتا ہے کونوا مع الصّٰدقین صراط الذین انعمت علیہم یعنی تم ان لوگونکی صحبت اختیار کرو جو راستباز ہین ان لوگون کی راہین سیکھو جنپر تمسے پہلے فضل ہو چکا ہے ÷

آٹھوان وسیلہ خدا تعالی کیطرف سے پاک کشف اور پاک الہام اور پاک خوابین ہین چونکہ خدا تعالی کیطرف سفر کرنا ایک نہائت دقیق در دقیق راہ ہے اور اسکے ساتھ طرح طرح کے مصائب اور دکھ لگے ہوئے ہین اور ممکن ہے کہ انسان اس نادیدہ راہ مین بھول جائے یا نا امیدی طاری ہو اور آگے قدم بڑھانا چھوڑ دے۔ اسلیئے خدا تعالی کی رحمت نے چاہا کہ اپنی طرف سے اس سفر مین ساتھ ساتھ اسکو تسلی دیتی رہے اور اسکی دلدہی کرتی رہے اور اس کی کمر ہمت کو باندھتی رہے اور اسکے شوق کو زیادہ کرے۔ سو اس کی سنت اس راہ کے مسافرونکے ساتھ اسطرح پر واقعہ ہے کہ وہ وقتًا فوقتًا اپنے کلام اور الہام سے انکو تسلی دیتا اور انپر ظاہر کرتا ہے کہ مین تمہارے ساتھ ہون تب وہ قوت پا کر بڑے زور سے اس سفر کو طے کرتے ہین چنانچہ اس بارہ مین وہ فرماتا ہے لهم البشری فی الحیوة الدنیا وفی الاٰخرة اسی طرح اور بھی کئی وسائل ہین جو قرآن شریف نے بیان فرمائے ہین مگر افسوس اندیشہ طول کیوجہ سے انکو بیان نہین کرسکتے ÷

مسٹر واخ اور ریویو آف ریلیجنز

سیالکوٹ سکاچ مشن ہوس سے پادری واخ صاحب ہمین غیظ و غضب کی حالت مین ایک خط تحریر فرماتے ہین۔ ان کا اعتراض ہے کہ ماہ اپریل کے پرچہ مین بعض باتین عیسائیت کے بارے مین غلط لکھی گئی ہین چنانچہ معترض صاحب ایسی غلطیون کی فہرست دینے کے بعد یون رقمطراز ہین کہ "یہ امور ایک ایسے شخص کی قلم سے نکلے ہین جو عیسائیت کے حالات لکھنے کے قابل نہین اور بہتر ہوگا کہ ان کی تردید معہ ایک معذرت نامہ کے بہت جلد شایع کردیجائے"

نیز پادری صاحب نے بڑی مہربانی سے اپنا ایک مطبوعہ لکچر الوہیت مسیح پر ہمین بھیجا ہے جو حسب معمول ابن مریم کی مفروضہ الوہیت کے تائیدی دلائل پیش کرنے سے تابآخر مثل بائیبل عاجز و خاموش ہے۔ تردید و معافی کی درخواست پہ ہمین مسٹر واخ کو یہ سخت مایوس کرنیوالا جواب دینا پڑیگا کہ ان کی یہ خواہش جلد بازی پر مبنی ہونیکے باعث ہماری قبولیت و اتفاق سے دور جا پڑی ہے اگر وہ ذرا غور سے ہمارے میگزین کو پڑھتے تو انہین بآسانی پتہ لگجاتا کہ ہمارا مدعا ان الزامات کا حوالہ دینے سے جو یسوع کے دشمنون اور دیگر بے تعصب نکتہ چینیون نے یسوع کی ذات کیطرف منسوب کئے ہین کیا تھا۔

ذیل مین ہم مسٹر واخ کی پیش کردہ غلطیون کی فہرست درج کرتے ہین: ---

"صفحہ ۱۵۱ - یسوع شراب پینے کا حامی تھا اور اسنے ایسا برا نمونہ قائم کیا جس سے عیسائی اقوام مین شراب پینے کا رواج حد سے زیادہ ہوگیا" (اردو میگزین صفحہ ۱۶۱)

"صفحہ ۱۵۶ - یسوع نے اپنے تمام شاگردون کو خصی ہونے کی ترغیب دی" (اردو صفحہ ۱۶۷)

"صفحہ ۱۵۷ - خدا پیدا ہوا خدا نے بچہ دیا" (اردو صفحہ ۱۶۷ - ۱۶۸)

"صفحہ ۱۵۷ - خدا بجز اس کے پورا خدا نہین ہوسکتا جبتک کہ روح القدس اس سے شامل نہو اور نیز یسوع ابن مریم شامل نہو اور جب یہ تینون اکٹھے ہوجائینگے تب انکو کہا جائیگا کہ یہ ایک خدا ہے ورنہ نہین" (اردو میگزین صفحہ ۱۶۸)

"صفحہ ۱۵۹ - لامحدود خدا کی جسمانی موت"

"صفحہ ۱۶۱ - اسی وعظ مین ہم پڑھتے ہین کہ آنکھ کی نظر شہوت سے سارا بدن جہنم مین ڈالا جائیگا" (اردو صفحہ ۱۷۱)

پیشتر ازین کہ ہم ان بیانات اور مسٹر واخ کے ان سعی انکاری ہونے پر کچھ تحریر کرین ہمین ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ان مواقع کا ذکر کیا جائے جنکے متعلق ہم نے مذکورہ بالا امور اپنے پرچہ مین پیش کیئے تھے

صفحہ ۱۵۸ مین توضیحاً ہم نے لکہا تھا کہ:۔

وہ یاد رکھین کہ اس غیر مہذب اور گندے طریق مین پڑکر انکو کامیابی نصیب نہین ہوگی اور نہ یہ شریفون اور نیک فطرت انسانون کی عادت ہوسکتی ہے کہ خدا کے ان مقدس نبیون کو گالیان دین اور ان کا نام فاسق اور فاجر رکھین جنکو اس قادر حقیقی نے کروڑہا مخلوقات کے پیشوا ٹھہرا کر جاہ وجلال کے تخت پر بٹھا دیا ہے۔ خوب یاد رکھو کہ تم دوسرے نبیون کو بد کہکر مریم کے بیٹے کو نیک نہین بنا سکتے خدا کے تمام پاک نبی ایک وجود کے حکم مین ہین جب وجود واحد مین سے ایک عضو کی صحت خراب ہوجائے تو سارے وجود کی صحت خراب ہوجاتی ہے۔ کسی کا عیب مت تلاش کرو کہ وہی عیب تمپر لگایا جائیگا یہ گمان مت کرو کہ دوسرے نبیون کو عیبناک ٹھہرا کر یسوع مسیح بے عیب ثابت ہوجائیگا بلکہ خدا کی غیرت جو اسکے پاک نبیون کے لیئے ہے وہ تمہین دکھلائے گی کہ یسوع کے مخالفون نے سب سے زیادہ اسکے عیب دکھلائے ہین یہانتک کہ انہون نے اس کی والدہ کی عزت پر حملہ کرکے یسوع کی ولادت کو بھی عیبناک صورت مین دکھلایا ہے۔

بعد ازان صفحہ ۱۶۰ مین ہم نے لکھا تھا کہ عیسائیون نے جو کچھ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت نکتہ چینی کی ہے وہ اس نکتہ چینی سے بہت ہی تھوڑی ہے جو یہودی لوگ حضرت عیسے علیہ السلام کی نسبت کیا کرتے ہین کوئی ایسا الزام جو تقوے اور نیک چلنی کے برخلاف ہو تصور مین نہین آسکتا جو یہود نے حضرت مسیح اور ان کی ماں اور ان کے حواریون پر نہین لگایا۔

یہودیون کے چند الزامات پر غور کرنیکے بعد ہم نے اعلے عیسائی محققین کے بڑے مضبوط اعتراضات کا حوالہ دیا تھا جو اپنے اعتراضات کے جوابات نہ پاکر آخر کار مجبوراً استاد اور اس کی تعلیم دونون سے منکر ہوگئے چنانچہ ان کے بعض اعتراضات جو انہون نے یسوع کے چالچلن اور اسکی تعلیم پر کیے ہین ہم صفحہ ۱۷۱ و دیگر صفحات مین لکھ چکے ہین۔

اول الذکر کے بیان مین ہم نے کہا تھا کہ:۔

لیکن مسیح سے دو نور نگت مین خلاف عصمت حرکات صادر ہوئی ہین۔ وہ اخیر عمر تک شراب پیتا رہا اور شراب پینے کا حامی تھا اور شراب پینے والی اور بدکار عورتون کی اس کے پاس + آمد ورفت تھی وہ بعض

یہودی فاضلون کی تالیف سیفر ٹولدوت یشو۔

انجیل سے مسیح کا شرابی اور جرائم پیشہ لوگون کا یار ہونا ثابت ہے دیکھو انجیل متی باب ۱۱-۱۹

+ یہ مریم مگدلینی اور نیز اس فاحشہ عورت کیطرف اشارہ ہے جس نے مسیح کے سر پر اپنا عطر ملا تھا اور نیز اس [illegible]

ناکردہ گناہ لوگون کی نقصان رسانی کا بھی موجب ہوا اور اس نے شراب کو عشاء ربانی یعنے ایک مذہبی رسم مین داخل کرکے عیسائی مذہب مین ہمیشہ کے لیئے برا نمونہ قائم کیا جس کا خمیازہ آج تک یوروپ کی قومون کو کھینچنا پڑا یعنے شراب کا رواج حد سے زیادہ ہوگیا پس کیونکر کہہ سکتے ہین کہ وہ گنہ سے معصوم تھا اور گنہگار نہ تھا+

جو بیانات ہم نے یہان نقل کیئے ہین ان مین سے صرف بعض کا انکار مسٹر واخ نے کیا ہے جیسا کہ اسکے اعتراض نمبر ۱ سے ظاہر ہے جس سے ہم نہایت آسانی سے اس نتیجہ پر پہونچتے ہین کہ ان بیانات کا باقی حصہ جسپر مسٹر واخ نے کوئی اعتراض نہین کیا۔ اسکے نزدیک بالکل صحیح ہے۔ اگر یہ حال ہے تو ہمارے خیال مین برائی کا دھبہ یسوع کی شہرت پر ویسے کا ویسا ہی موجود ہے اور مسٹر واخ نے بحیثیت واعظ انجیل یسوع اپنا فرض ادا کرنے مین خاک بھی کامیابی حاصل نہین کی کیونکہ جو شخص اخیر عمر تک شراب پیتا ہے اور بدکار عورتون اور گنہ گارون اور شرابیون کی نہ صرف اسکے پاس آمد و رفت ہو بلکہ ایک گہرا میل جول ہو وہ کسی قوم کا رہبر نہین ہوسکتا اور نہ اسکا نمونہ قابل تقلید ہوسکتا ہے+ باقی ماندہ بیانات جو مسٹر واخ کی نظر مین قابل اعتراض ہین وہ بھی اسی رنگ مین لکھے گئے تھے+

مثلاً صفحہ ۱۶۷ مین ہم نے لکھا تھا کہ ”عیسائی قوم کے نکتہ چینیون نے جیسا کہ مسیح کو اعمال کی رو سے غیر معصوم اور گنہ گار ٹھہرانے کیلئے بہت کوشش کی ہے اور ایک بڑا ذخیرہ معائب کا اس کی نسبت تیار کیا ہے۔ ایسا ہی اس امر کا بھی ثبوت دیا ہے کہ مسیح اپنے قول کے رو سے بھی معصوم نہین تھا اور اس کی تعلیم خطا سے پاک نہین مثلاً اس نے اپنے تمام شاگردون کو خصی ہونے کی ترغیب دی اور اس حکم کی تعمیل اسکے بعض پہلے نیک شاگردون نے کرکے بھی دکھلا دی“ اب اس جگہ پر بھی بیان کے ایک حصہ پر یعنی جو یسوع کے اپنے شاگردونکو خصی ہونے کی تعلیم دینے کے متعلق ہے پادری واخ کو اعتراض سوجھا ہے لیکن دوسرے حصہ کو جہان لکھا ہے کہ عیسائیت کے ابتدائی زمانہ مین بعض یسوع کے نقش قدم پر چلنے والے بزرگ عیسائیون نے اس تعلیم کو عملی طور پر بھی کر دکھایا پادری صاحب چپکے سے ہضم کر گئے ہین۔ شاید پادری صاحب کو اپنے مذہبی بزرگون مین سے کسی کا قصہ یاد آگیا ہوگا جس نے ایسی نامعقول حرکت کی ہو۔

ہم نے یہ طویل عبارات اسواسطے نقل کی ہین تاکہ ناظرین کو معلوم ہوجائے کہ ہمارا مدعا ان اعتراضات کا حوالہ دینے سے کیا تھا جو خود عیسائی دنیا نے یسوع کے چال چلن اور تعلیم کیطرف منسوب کیئے ہین۔ ہم نے

یہ طریق اس لیئے اختیار نہین کیا تھا کہ نعوذ باللہ حضرت عیسے کو ایک برا آدمی ثابت کیا جاوے کیونکہ ہم اس کو خدا کا ایک راستباز رسول سمجھتے ہین اور اس کی نسبت یہ حسن ظن رکھتے ہین کہ وہ اپنے زمانہ کے لوگون مین ایک نیک آدمی تھا جو قوم بنی اسرائیل کی اصلاح کیلئے مبعوث کیا گیا تھا۔ ہمارا مطلب صرف عیسائی مشنریون کو شرم دلانا اور ان کے ان شرمناک حملون کی اصلیت ظاہر کرنا تھا جو وہ خدا کے پاک مرسلین کے چال چلن پر کرتے ہین اور پھر ساتھ اسکے بیہودہ طور پر یسوع کو بڑھا کر خدا بناتے ہین حالانکہ اگر انہین اصولون کے لحاظ سے جنسے وہ خود دوسرے انبیا علیہم السلام پر حملہ کرتے ہین یسوع کا امتحان کیا جائے تو وہ دیگر انبیاء سے زیادہ سیاہ کردار نظر آئیگا۔ ہزارون کتابین پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین مین شائع کی گیئن اور انکو سخت سے سخت گالیان نکالی گیئن تاہم مسٹر واخ اور اسکے دیگر ہم پیشہ اصحاب کو کبھی یہ خیال نہ گذرا کہ مسلمانونکو جو دکھ اس طرح پر دیا جا رہا ہے یہ بھی کسی معافی کا مقتضی ہے لیکن اگر یسوع کی نسبت کچھ کہا جائے تو یسوع کا گلہ غصہ مین بھر کر اسکی تردید و معافی کا طالب ہوتا ہے۔ انکو چاہیئے کہ پہلے ان دشنام دہیون کی تردید کرین جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حق مین کی گئی ہین اور مسلمانون سے معافی مانگین اسکے بعد ہمین ضرورت نہوگی کہ یسوع پر ان الزامات کا حوالہ دین جو روزمرہ لنڈن اور دیگر مسیحی بلاد کے گلی کوچون مین شائع کئے جاتے ہین۔ اس بات سے ہمین انکار نہین کہ ہر پیغمبر کی زندگی کے حالات ایسے ہین جنکے مطالعہ سے اندھے نکتہ چینیون اور حرف گیرون کو اس کی پاکیزگی پر حملہ کرنیکا موقع ملا لیکن ہم عیسائی مشنریون کے دلپر یہ سچائی نقش کر دینا چاہتے ہین کہ یسوع کی زندگی مین ایسے پہلو بکثرت ہین جن کی بنا پر بے رعایت محققین نے اسے ملزم گردانا ہے۔ اس امر کے اظہار کے لیے ہم نے ان الزامات کا حوالہ دیا تھا جو یسوع کے حق مین ایسے شخصون نے لگائے ہین جو کسی زمانہ مین اسکے پیرو تھے اور جنہون نے اسی بنا پر جماعت بعد جماعت اس مذہب کو الوداع کہی ہے۔

یہ تو ہمنے اصلیت کا اظہار کیا ہے اور اگر ہماری پوچھو تو ہمارے خیال مین جو اعتراضات مسٹر واخ کو غلط نظر آئے ہین انکی صحت پر بمشکل حرف زنی کیجا سکتی ہے وہ سبکے سب نئے عہدنامے اور مسیحی تعلیم کے اصولونپر مبنی ہین مثلاً ہم نے لکھا تھا کہ یسوع اخیر عمر تک شراب پیتا رہا اب اس مین کیا غلطی ہے۔ عیسائی ہفتہ وار اخبار ایپیفینی نے اپنے پرچہ مطبوعہ ۲۷۔ اپریل سنہ ۱۹۰۲ء مین اس بات کا اقرار کیا ہے کہ مسیح گوشت کھاتا اور مے بھی پیتا تھا۔

اب ہم بائیبل کی شہادت پر غور کرتے ہین۔ انجیل متی کے ۱۱ باب کی ۱۸ و ۱۹۔ آیات مین لکھا ہے "کیونکہ یوحنا کھاتا پیتا نہین۔ ابن آدم کھاتا پیتا آیا اور وے کہتے ہین دیکھو ایک کھاؤ اور شرابی اور محصول لینے والون اور گنہگارون کا یار۔ اور انجیل لوقا کے ۷ باب کی ۳۳ و ۳۴ آیات مین لکھا ہے "کیونکہ یوحنا بپتسمہ دینے والا آیا جو نہ روٹی کھاتا اور نہ

ابن آدم آیا جو کھاتا پیتا ہی اور تم کہتے ہو کہ دیکھو ایک بڑا کھاؤ اور مےخوار اور محصول لینے والون اور گنہگارون کا دوست۔ ان آیات مین یسوع نے صاف صاف اپنی شرابخواری کا اقرار کیا ہی اور نیز ان لوگون کی شہادت کا بھی ذکر کر دیا جو ظاہراً کثرت مےنوشی کے باعث اسکو شرابی کے نام سے یاد کیا کرتے تھے۔ اسکو تعبیر یہ کہنا کہ ہان اگرچہ یسوع شراب پیا کرتا تھا لیکن اسکا پینا اعتدال کی حد تک تھا محض ایک دعوے بے دلیل ہی۔ اناجیل کے الفاظ اسکے مقابلہ دعوے کے موید ہین۔ یہودیون نے اسے مےخوار یعنی شرابی کہا لیکن اسنے بجائے اپنی بریت ظاہر کرنیکے ملزم ہونا پسند کیا اور بجائے اپنا اعتدال جتانے کے خود اپنی شرابخواری کی تصدیق کی۔ نیز ساری دنیا کا تجربہ اس امر کا شاہد ہے کہ اکثر شرابی حد اعتدال سے گذر جاتے ہین اور خواہ وے سوچ سمجھکر قدم رکھین تو بھی یقیناً کثرت مےخواری کے گڑھے کے کنارے تک پہونچے ہوئے ہوتے ہین۔ اگر پادری وارنخ صاحب اسکو ہمارے اس دعوے کا کافی ثبوت نہین مانتے کہ یسوع شراب پینے کا حامی تھا تو ہم انکو یسوع کے سب سے پہلے معجزے کیطرف متوجہ کرتے ہین:۔

یہ معجزہ قانائے گلیل کی ایک شادی مین کیا گیا اور یوحنا کی انجیل کے دوسرے باب مین یہ واقع مندرج ہی معلوم ہوتا ہے کہ دلہا نے براتیونکے لئے شراب کافی مہیا کی تھی لیکن جب ذخیرہ ختم ہو گیا تو مخمور جماعت نے اور شراب کیلئے شور مچایا یسوع نے جو مع اپنے شاگردونکے اس جماعت مین شامل تھا اسموقع کو غنیمت جانکر پانی کے چھ مٹکون (کل ۱۶۲ گیلن) کی اعلی شراب بنا ڈالی اور اس طریقہ سے تمام براتیون کو بذات خود شراب بناکر مخمور کیا۔ جب یسوع کی نوساختہ شراب مجلس کے سردار کے سامنے لائی گئی تو اس نے دلہا کو بلایا اور اسے کہا کہ ”ہر شخص پہلے اچھی مے خرچ کرتا ہے اور ناقص اسوقت تک کہ جب پیکے چھک گئے پر تونے اچھی مے ابتک رکھ چھوڑی ہے“۔ میرمجلس کے ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ لوگ پیشتر بھی مخمور تھے جبکہ یسوع نے بڑی فیاضی سے ۱۶۲ گیلن شراب جو اکیلی تمام جماعت کے مخمور کرنیکے لئے مکتفی تھی اور انکے لئے مہیا کر دی۔ مسٹر وارنخ سوچکر جواب دے کہ کیا یہ کام اس شخص کا نہین جو شراب پینے کا حامی ہی ہم نے اپنے خیال مین مناسب نکتہ چینی سے بڑھکر قدم نہین مارا۔ جب ہم نے یسوع کو شراب پینے کا حامی ٹھہرایا۔ عیسائیون کی خاص مذہبی رسم عشائے ربانی مین شراب کے داخل کرنیسے مسیحی جماعت کے اخلاق کو ہمیشہ کیلئے نقصان پہونچا ہی۔ ایکطرف تو انکے قابل تقلید استاد یسوع کا نمونہ اور عملدرآمد ہے اور دوسریطرف اسنے شراب کو عشائے ربانی کا جز بنانے کی صریح تعلیم دی۔ پس انہین وجوہات کے سبب ہم نے لکھا تھا کہ عیسائی اقوام مین کثرت شرابخوری کا رواج حد سے زیادہ بڑھ گیا۔ اگر اب بھی مسٹر وارنخ اسے غلط سمجھے تو وہ براہ مہربانی ہمارے سامنے ایسے وجوہات پیش کرے جنسے عیسائی اقوام کبی شرابخوار بن گئی جیسا کہ بڑے بڑے عیسائی خود تسلیم کرتے ہین۔ مسٹر وارنخ کا دوسرا اعتراض ہمارے اس بیان پر ہے کہ یسوع نے اپنے شاگردونکو خصوصیت نیکی تعلیم دی۔ ہم پادری صاحب سے سفارش کرتے ہین کہ وہ انجیلی مطالعہ کو ذرا زیادہ وقت دیا کرین اور اس موقعہ کو بغور

پڑھیں جہان لکھا ہے کہ ”اگر تیری داہنی آنکھ تیرے ٹھوکر کھانیکا باعث ہو تو اسے نکالدے اور اپنے پاس سی پھینکدے۔ یا اگر تیرا دہنا ہاتھ تیرے لئے ٹھوکر کھانیکا باعث ہو تو اسے کاٹ ڈال اور اپنے پاس سے پھینکدے کیونکہ ترے انگوٹھین سے ایک کا نہ رہنا تیرے لئے اس سے بہتر ہے کہ تیرا سارا بدن جہنم مین ڈالا جائے“ (متی ۵ باب ۲۹ و ۳۰ - آیات)۔

ان اعضا کے جو انسان کی ٹھوکر کا باعث ہو سکتے ہین کاٹ ڈالنے کا یہ حکم ٹھیک زنا سے منع کرنے کے بعد دیا گیا ہے اور پھر اس سے آگے اور بھی صاف الفاظ مین یہ کہا گیا ہے ”کیونکہ بعضے خوجہ ہین جو ماں کے پیٹ ہی سے ایسے پیدا ہوئے اور بعضے خوجہ ہین جنہین لوگون نے خوجہ بنایا اور بعضے خوجہ ہین جنہون نے آسمان کی بادشاہت کیلئے اپنے آپکو خوجہ بنایا (انجیل متی ۱۹ باب ۱۲ آیت) نیز مسٹر واخ کو معلوم ہو کہ بعض پہلے مشہور مسیحیون نے ان احکام کے صریح و صاف معانی کی تعمیل بھی کر دکھائی

تیسرا اعتراض مسٹر واخ کا اس فقرہ پر ہی جو ہمنے لکھا تھا کہ عیسائیونکے اصول کے بموجب خدا پیدا ہوا اور خدا نے بچہ دیا اگر عیسائی تعلیم سلیس الفاظ مین ادا کیجانیکے باعث مسٹر واخ کو خوفناک کفر کی صورت مین نظر آئے تو ہمارا اس مین کیا قصور ہو سکتا ہے۔ کیون اس قسم کی تعلیم دینے والی کتاب کو مردود نہین سمجھا جاتا۔ مسٹر واخ کو چاہیئے کہ کم سی کم ذیل کی آیات اپنی بائبل سے مٹا دین خواہ انکے اور بھائی اس تجویز کو پسند کرین یا نکرین:- (۱) تو میرا بیٹا ہے۔ آج ہی تو مجھ سے پیدا ہوا (زبور ۲/۷) (۲) اکلوتا خدا سے پیدا ہوا ہوا بیٹا جو خدا کی گود مین ہے (یوحنا ۱/۱۸) (۳) کیونکہ خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا کہ اس نے اپنا اکلوتا اپنے سے پیدا ہوا ہوا بیٹا بخشا یوحنا ۳/۱۶ (۴) چنانچہ دوسرے زبور مین لکھا ہے کہ تو میرا بیٹا ہی آج ہی تو مجھ سے پیدا ہوا (اعمال ۱۳/۳۳) (۵) کیونکہ اس نے فرشتون مین سی کس کو کبھی کہا کہ تو میرا بیٹا ہی مین آج ہی تیرا باپ ہوا (عبرانیون ۱/۵) (۶) اور کلام مجسم ہوا (یوحنا ۱/۱۴)

یہ تو ظاہر ہے کہ آج کے دن سے ازلیت مراد نہین تا عیسائی یہ کہکر پیچھا چھوڑا لین کہ چونکہ یسوع خدا کا ازلی بیٹا ہی اسلئے یہ ایک ازلی راز ہی جو انسان کی سمجھ سی باہر ہی۔ جس موقعپر نیا عہدنامہ کہتا ہی کہ خدا کے بچہ پیدا ہوا جو خود خدا تھا تو پادری واخ ان الفاظ کے معانی سمجھنے کی ذرا بھی کوشش نہین کرتے لیکن جب یہ دکھایا جاتا ہی کہ اگر ان الفاظ کو توریت کے دیگر اصطلاحات کی طرح استعارے کے رنگ مین نہ لیا جاوے تو انکا صاف اور سیدھا مفہوم انسانی طریق تولید کا سا ایک طریقہ ٹھہرتا ہے اور اگر استعارے کے رنگ مین لیا جاوے تو یسوع کی خدائی کو جواب ملتا ہے تو پادری صاحبان کے نزدیک یہ کلام سخت کفر ہو جاتا ہی جسکے لئے انجیل کے واعظ رنج و غضب مین بھر کر ہمین ٹاٹ اور راکھ مین بٹھا کر توبہ کرانے پر آمادہ ہو جاتے ہین۔ پادری واخ کو یہ بھی خیال رہے کہ انکے عقیدہ کے رو سے مریم کو روح القدس کے ذریعہ جو وہ بھی خدا ہی حمل ہوا تھا۔ یہ عجیب اتصال خود اس امر پر شاہد ہی کہ عیسائی عقیدہ کے بموجب والد نے ضرور اس کار کن والدہ یعنی خدا کی فطرت سی کچھ حصہ لیا تھا۔ اگرچہ یسوع جو مریم کے پیٹ سی پیدا ہوا فرض ایک معمولی انسان تھا تو کنواری کو حاملہ کرنیکے لئے کم سے کم روح القدس

سے درمیان مین کیون دخل دیا گیا پادری صاحب اس بات کو کفر نہین سمجھتے کہ خدا خود حمل دینے کیلئے ایک کنواری کے پاس آسمان سی اتری

ہم نے عیسائیونکی اختراعی تثلیث کا ذکر بھی کیا تھا اسمین نقص صرف یہ تھا کہ ہمنے اس معمّا کو صاف اور سیدھے الفاظ مین بیان کیا تھا جو پادری صاحب کو مقدس راز کی تحریف کے رنگ مین نظر آئے لیکن پادری صاحب کو یاد رہے کہ یہ عیسائی اصول کی ہی بیہودگی ہے جو قابل الزام ٹھہرتی ہے بیان کرنیوالے بے قصور ہین اگر اسکے خیال مین ہم نے اصول تثلیث کو محرف کرکے پیش کیا ہے تو وہ براہ مہربانی معقولیت سے ہمین یہ اصول سمجھادے اور اسطرح اپنے آپکو عیسائی علم الٰہیات مین سب سے بڑا فاضل ثابت کر دکھاوے کیونکہ جب سے یہ اختراع دنیا مین رائج ہوئی ہے۔ اس تاریخ سی لیکر آجتک یہ تعلیم پشت بہ پشت ایک ایسے راز کی صورت مین چلی آئی ہے جسمین دخل دینا انسانی عقل سے باہر اور کفر خیال کیا گیا ہے کیونکہ انسانی رگ و ریشہ تصور ہی نہین کر سکتا کہ کس جمع کی قاعدہ سے ۱+۱+۱=۱ ہو سکتا ہے۔

اسکے بعد پادری صاحب ہمارے اس فقرہ یعنی لامحدود خدا کی جسمانی موت پر اعتراض کرتے ہوئے کہتے ہین کہ یہ عیسائی مذہب کا سچا نقشہ پیش نہین کیا گیا یہ کیسا قابل افسوس امر ہے کہ ایسے لوگ جو اپنے مذہب کے اصولون سے خود ایسے ناواقف ہون دوسرونکے پاس تبلیغ کیلئے بھیجے جاتے ہین۔ عیسائیت کی یہ ایک مسلم تعلیم ہے کہ چونکہ انسان کے گناہ لامحدود ہین اسلئے صرف کوئی لامحدود ہی انکا کفارہ ہو سکتا ہے لہذا خدا کے بیٹے کی موت کی ضرورت ہے۔ اگر انسان یسوع مرے تو کفارہ کیونکر ہو اگر کبھی انسان کی موت دنیا کے گناہون کا کفارہ ہو سکتی تو ابن خدا کے مجسم ہونیکی ضرورت ہی کیا تھی۔ ہم اسجگہ پادری صاحب کو نجات کے عہد کے اس اختصار کیطرف توجہ دلاتے ہین جو کتاب کانفیشن آف فیتھ (عیسائی مذہب کے اصول کی مسلمہ کتاب) مین درج ہے عنوان ۲ کا دوسرا فقرہ یون ہے۔ "کفارے کے عہدنامے کا خلاصہ یہ ہے خدا نے گنہگار اور کھوئی ہوئی نسل انسانی مین سے ایک معین تعداد کو اپنی منشا سے اپنے فضل عظیم کے جلال کیخاطر چن کر دنیا کے آغاز سے پہلے انکو خدا کے بیٹے کو جو منجی مقرر ہوا تھا اس شرط پر دیا کہ اگر وہ اسطرح ذلت اختیار کرے کہ انسانی ذات کو قبول کرے یعنی ایک روح اور ایک جسم جسکا اسکی الٰہی ذات کیساتھ ذاتی تعلق ہو اور پھر انکی طرف سے ضامن ہو کر شریعت کی ماتحتی اختیار کرے اور انکی خاطر انصاف کو پورا کرے اور انکی نام سے تابعداری اختیار کرے یہانتک کہ صلیب کی لعنتی موت کو اٹھا دے تو وہ ان تمام کو گناہ اور موت سے چھوڑا لیگا اور نجات دیگا" اور پھر آگے چلکر "یہ شرط خدا کے بیٹے نے دنیا کے آغاز سے پہلے قبول کرلی اور وقت کے پورا ہونے پر وہ دنیا مین آیا اور کنواری مریم کے پیٹ سے پیدا ہوا"۔ یہ مسلم عیسائی عقائد ہین اور جو عبارت یہان نقل کی گئی ہے وہ خود پادری صاحب کے دو اعتراضونکا دندان شکن جواب دیتی ہے کیونکہ یہان صاف لکھا ہے کہ خدا کا بیٹا کنواری کے پیٹ سے پیدا ہوا اور صلیب کی لعنتی موت سے مرا۔ کیا اب بھی پادری صاحب کی تشفی نہین ہوئی کہ عیسائی اصول کے مطابق خود خدا ہی پیدا ہوا تھا اور خدا ہی لعنتی موت مرا۔ اب صرف ایک قضیہ قابل توجہ باقی ہے جہان مسٹر وارخ نے انجیل کی اس تعلیم سے کہ آنکھ کی ٹھوکر سے تمام بدن جہنم مین ڈالا جائیگا صاف قانون پر ہاتھ دھر کر انکار کیا ہے اسکے متعلق ہم بغیر کسی زائد تشریح کے انجیل متی کے پانچوین باب کی ۲۸ و ۲۹ آیات نقل کرتے ہین:۔ "جو کسی شہوت سے کسی عورت پر نگاہ کرے وہ اپنے دل مین اسکے ساتھ زنا کرچکا۔ سو اگر تیری دہنی آنکھ تیرے ٹھوکر کہانیکا باعث ہووے اسے نکال اور اپنے پاس سے پھینکدے کیونکہ تیرے انگون مین سے ایک کا نہ رہنا تیرے لئے اس سے بہتر ہے کہ تیرا سارا بدن جہنم مین ڈالا جاوے"۔ صم

صم اسی جگہ ہم پادری وارخ صاحب کو بھی چھوڑتے ہین +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ندوۃ العلما کیطرف ایک خط

ندوۃ العلماء کے ناظم معین منشی غلام حسین عارف صاحب کی طرف سے ہمارے پاس ایک اعلان پہنچا ہے جس سے معلوم ہوا کہ اب کے دسمبر مین یہ گروہ کلکتہ مین فراہم ہوگا۔ اس مین مختصراً ندوہ کی غرضین بھی لکھی ہین اور ایک خط بھی آیا ہے جس مین چاہا گیا ہے کہ حضرت خلیفۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام آنے والے اجلاس مین شریک ہون مین آپ کے قابل قدر اخبار کی وساطت سے جناب ناظم معین صاحب اور ان کے ذریعہ اور تقریب سے ندوہ کے حامیون کی خدمت مین کچھ عرض کرنا چاہتا ہون امید ہے کہ آپکا محسن القوم جریدہ میری چند سطرون کو اپنے اندر جگہ دیکر مجھے شکرگذار بنائے گا +

ندوۃ العلماء ہو یا خطرناک اخراجات کا بوجھ قوم پر ڈالنے والی ایجوکیشنل کانفرنس یا کوئی انجمن ہو افراد ہون یا مجموعے ہون جن لوگون کو قوم کی ترقی اور اصلاح کی دھن لگی ہوئی ہے اور سچی گدازش اور قوم کی پستی کے احساس نے انہین بیقرار کر رکھا ہے۔ انہین سب سے پہلے یہ سوچنا چاہئیے کہ وہ کس قوم کی اصلاح کے درپے ہین اور وہ کونسا تاگا ہے جو اس سے نکلگیا ہے جس سے اسکا شیرازہ

واہو گیا اور سارا تانا بانا ادھڑ گیا ہے اور یہ قوم کبھی اوج عروج پر تھی تو کن مضبوط چٹانون پر اسکا پیر جم گیا تھا اور کیا کلید تھی جو اس کے ہاتھ آگئی تھی جس سے قدرت کے مدتون کے دفینون کے قفل کھول لئے تھے اور پھر اس امر مین پاک دل سے غور کرنی چاہیئے کہ آیا اس قوم کے مرستہ الفلاح مین یورپ کا تعلیمی کورس بالذات کارآمد ہے؟

مسلمان ایک قوم ہین جن کے لئے سب سے پہلے یہ کوشش کی گئی کہ ابراہیمی قبلہ کو پہچانین اس کے لیئے قوم کے بنانے والے نے عجیب عجیب تدابیر اور کارروائیان کین ایک کنکریلے بیابان مین جہان مختلف رنگون کے پتھر تھے اس نے بڑی صاف اور سیدھی سڑک بنانیکا ارادہ کیا تیرہ برس تک اسے مختلف رکون کے ہٹانیمین لگے ان جلیل القدر رزولیوشنون کو غور سے پڑھو جو مکی اجلاسون مین پیش اور پاس ہوئے کسی مین یہ ہے کہ آلہ باطلہ اٹھا دیئے جائین یہ انسانی ترقی کی راہ مین روک ہین اور پیش ہو کر ملاء اعلے کے اتفاق سے پاس ہوا کہ ایک ہستی کی پرستش ہو جو تمام محامد عالیہ اور اسماء حسنی کی جامع اور تمام نقائص اور رذائل اور عیوب سے پاک ہے تمام تعلقات سے بڑھکر اس سے تعلق پیدا کیا جائے۔ تمام اندرونی اور بیرونی قوی اور اعضاء حنیفیت کے رنگ مین رنگین ہو کر اسکے حضور مین جھکجائین کسی رزلیوشن کا مفہوم ہے کہ حرامکاری۔ حرامخواری۔ ہر قسم کے ظاہری اور باطنی فواحش اور بدعہدی اور غداری اور بغاوت اور چوری اور فساد کی راہین انسان کو تباہ کرنے والی چیزین ہین ان کا انسداد کیا جائے کسی رزولیوشن کا یہ مقصد ہے کہ نصرانیت نور حق کے پانے اور سچی فلاح اور صلاح کے حاصل کرنےمین خطرناک روک ہے اس کا مسئلہ ولد خدا ہونے کا اور اس کا کفارہ اور تثلیث ایسے ہولناک اور چشمہ مفاسد ہین کہ آسمان اس سے پھٹ جائین اور زمین شق ہو جائے۔ اور پہاڑ چور چور ہو کر گر پڑین اور اس کی تعلیم اور اس کے نتائج تمام نبیون کی تعلیم اور ساری راستبازیون کی برہمزن ہین اس غول سے راہ صاف کیجائے کسی مین مذکور ہے کہ اس اعتقاد کو کہ خدا انسان سے کلام نہین کرتا اور اس پر اپنا زندہ نور بخش اور تازہ بتازہ تسلی بخشنے والا کلام نہین اتارتا اور انسان کی روح مین اپنے وصال کی فطری تڑپ پیدا کرکے بھی کبھی ایسی عادت نہین رکھتا کہ اس کے آگے منہ

سے نقاب اٹھائے اور انسان آسمان کے نور کی تائید اور فوق العادت کھڑکیون کے کھلنے کے بغیر اپنی مادی تلاش اور محدود قوے سے کُرید کُرید کر مصنوعات مین سے آخر صانع کا کھوج لگا لیتا ہے۔ غرض بڑے زور سے یہ رزولیوشن پاس ہوتا ہے کہ اس ناپاک برہموپنے کی بیخ کنی کیجائے اور کہین بڑی قوت اور پورے زور سے یہ طے ہوتا ہے کہ ابراہیم کے طریق اور ملت کو اختیار کیا جائے اس لئے کہ آغاز عالم سے سارے راستبازون اور منعم علیہم کی وہی راہ ہے۔ اسی پر اسماعیل اسحاق یعقوب۔ یوسف۔ موسے۔ داؤد۔ سلیمان۔ اور تمام برگزیدہ لوگ چلکر کامیاب ہوئے۔ غرض قوم بنانے کے لئے اور اس راہ کی روکون کو دور کرنے کے لئے یہ تدبیرین ہین جو اس جہان کی انجمن کے احکم الحاکمین پریزیڈنٹ کو سوجھین اور بنی آدم کے سچے خیرخواہ اور کامل مصلح محمد مصطفٰے علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ عمل مین آئین +

تیرہ برس تک تو بظاہر یہ رزولیوشن تھیوریون کے رنگ اور وزن مین تھے مگر آگے چلکر ایک اور میدان (مدینہ طیبہ) مین ان پر عملدرآمد شروع ہوا باطل معبودون اور ہاتھون کی کاریگریون کے پرستار اور مددگار کاٹ ڈالے گئے۔ ناپاک یہودیت جو ہر ایک تازہ راستی کو بدعت سمجھتی اور اصلاح کے موجدون اور راستبازی کے ناصرون کی جانی دشمن تھی تباہ کر دی گئی اور اصلاح و ترقی کی نئی بنائی ہوئی مملکت کے آس پاس سے اس کے منحوس وجود کے خار و خس کو صاف کر دیا گیا اور سب سے آخری اور سب سے زیادہ مفید کام جس سے حقیقی ترقیون اور فلاح کے چشمے بہ نکلے یہ کیا گیا کہ بیت اللہ کو تمام ناراستیون اور بطلانون کے ریپریزنٹیٹوز (مظاہر و مجالی) سے جو اگرچہ گنتی مین تین سو ساٹھ تھے مگر قیامت تک کے نئے نئے پیدا ہونے والے جھوٹے مذہبون اور مشربون اور سکولون اور تھیورون کے جامع اور جڑ تھے پاک اور خالی کیا گیا +

یہ ساری کارروائیان درحقیقت مبادی تھین اور انسانی فطرتون کے تیار کرنے اور ایک بڑے مقصد کے حاصل کرنے کے قابل انہین بنانیکے لئے ایک بڑے کاری مسہل کے قائم مقام تھین اسکے بعد وہ قوانین اور قواعد شروع ہوئے جنہون نے اس کس مپرس اور متفرق اور امی قوم کو تہذیب اور تمدن اور سیاست کے ثمرات سے برخوردار کیا اور ان تمام عقائد اور ایمانیات کو جو

سرالسر اور جذر قلب سے تعلق رکھتے تھے عملی رنگ مین ظاہر کیا۔ پانچ وقت کی نمازون کی پابندی کرائی گئی جس سے حقوق الہی کی پوری علمی اور عملی حفاظت ہوگئی پھر زکوٰۃ کا حکم پاگیا اور ہر قسم کی صدقات و مبرات کا امر ہوا جن سے حقوق عباد کی رعایت مرعی رکھی گئی۔ اس کونسٹرکشن کے بعد ایک اور ڈسٹرکشن شروع ہوا جو اس پہلے ڈسٹرکشن سے کسی طرح کم نہ تھا۔ یہ مقابلہ اور مجادلہ تھا۔ ان ڈاکوؤن کے ساتھ جو نظام سوسائٹی کو کسی زمانہ مین آرام اور ضبط سے قائم رہنے نہین دیتے یعنی میخوری اور قماربازی کی ممانعت کی گئی۔ ان دو اخلاقی عیبون کو صلاح کاری اور تقوے اور طہارت اور امن عامہ کا سخت دشمن سمجھا گیا اس لئے ضروری ہوا کہ اس تازہ قوم کو جو سارے جہان کے لئے قیامت تک نمونہ ٹھہرنے والے تھے ان عیوب سے پاک کیا جائے ✤

ان تمام باتون مین غور کرنے کے بعد اصول سیاست مدن کے بڑے سے بڑے واقف کو بھی شرح صدر سے اس امر کا سمجھنا ناممکن ہے کہ کیونکر ایک شخص اس حیثیت کا جو ہمارے ہادی کامل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تھی ایسے وقت اور ایسی قوم مین ایسا کامیاب ہوا کہ جس کامیابی کی نظیر آغاز آفرینش سے اب تک کسی مصلح کی تاریخ اور سوانح مین پائی نہین جاتی۔ ایک مادی یورپین کیسی ایک شاخ علم مین ماہر کیون نہ ہو جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی لائف مین ان حیرت انگیز کارروائیون اور انقلاب انگیزیون کو پڑھتا اور پاتا ہے اور اگر مردم خوار متعصب نہ ہو تو فیاضی سے آپ کو بڑا مدبر اور عقلمند اور مصلح قوم مان لیتا ہے اور حقیقت مین اس پر کیا موقوف ہے سپرٹ آف اسلام کا معتزلی مصنف اور علی گڈھ سکول کا بانی بھی اس سے زیادہ نہ کہہ سکتا اور نہ سمجھ سکتا ہے اسلئے کہ خدا کے صاف اور صریح تکلیم اور انسانی قوے سے بڑھکر اور خارج وحی اور آواز پر ان کا یقین نہین مگر حقیقت الامر یہ ہے کہ قوم کے بنانے کے لیئے جیسے کہ وہ بنگئے مادی اور زمینی عقل اور انسانی تدبیرین اور حیلے اور جوڑ توڑ کام نہین دے سکتے قوانین اور قواعد کا دینا اور بات ہے اور ان پر عملدرآمد کرا دینا اور بات۔ اور جب یہ دیکھا جائے کہ کن مالوف اور معتاد باتون سے چھوڑایا گیا۔ شراب خواری۔ قماربازی اور عیاشی اور بے باک اور آزاد زندگی اور ہر قسم کی بدکاری حتی بدنظری جو برسون سی شیر مادر کی طرح

لوگون کی محبوب و مطلوب تھی ان باتون سے انہین روکا گیا اور پانچ نمازون کی پابندی اور روزون کی پابندی اور عضو عضو پر تقوے اور عصمت اور طہارت کی قید لگا دی گئی تمام اختلافون اور نزاعون اور خونریزیون کو جو جنگجو قومون کا دلپسند مشغلہ ہوا کرتی ہین دور کرنے کا حکم دیکر پر زور الفاظ مین تاکید ہوئی وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا غرض ان باتون کو دیکھکر عقل کرید کرید کر بیکار ہو جاتی ہے اور کبھی حکم نہین لگا سکتی کہ یہ کام کسی انسان محض کا ہے یعنی یہ کام ایسے انسان سے پورا ہو سکتا ہے جو اپنی سوچ بچار اور جوڑ توڑ اور منصوبون کے سہارے سے اٹھتا بیٹھتا ہے پاک اور صاف عقل اس اعتراف پر مجبور ہو جاتی ہے کہ خدائے مقتدر کی تائید اور سماوی نصرتون کے بغیر اتنی بڑی تبدیل اور انقلال ممکن نہین۔ ایسی اصلاح اور تبدیل اسی انسان کا کام ہے جو پرلے درجہ کی قدسی قوت رکھتا ہو۔ اس کی جان ساری دنیا سے زیادہ مزکی اور مطہر ہو۔ ایک طرف ساری آلایشون اور کدورتون اور زنگون سے جو دنیوی علائق اور آلودگیون کا لازمی نتیجہ ہین پاک ہوکر اللہ تعالے کے ساتھ سچا اور دائمی اور وفادارانہ پیوند رکھتا ہو اور دوسری طرف مخلوق کے ساتھ ان کی صلاح و فلاح کے لئے بے ریا اور بے غرض کامل محبت اور تعلق رکھتا ہو یعنی اس کی دونون جہتین پوری درست اور ہر ایک قسم کے رخنہ سے محفوظ ہون۔ انسان کامل ہو اور اہل زمین کے مصالح اور مفاد سے سچی دلچسپی رکھتا ہو اور آسمانی تعلق اور الہی قرب سے کامل حصہ رکھتا ہو ممکن ہے کہ آج کل کے خشک لفاظ جو آسمان سے قطع تعلق کرکے زمین کے کیڑے بن گئے اور اپنے ہی منصوبون پر ہر ایک قسم کی قومی ترقی موقوف سمجھتے ہین اور ہر امر کیلئے یورپ کا اسوہ اور نمونہ چاہتے ہین اس بات کو استعجاب یا استخفاف کی نگہ سے دیکھین۔ مگر بات اسی طرح ہے اور عنقریب افصح المودین دکھا دیگا کہ حق اور حکمت وہی راہ ہے جو پیش کی گئی ہے لیکن یہان ایک بات بہت تحقیق کے قابل ہے اور فطرت سلیم مین بے اختیار یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ لانظیر اطاعت جو قوم نے دکھائی اور اپنے مالوفات کو چھوڑ کر اس راہ کی پوری پیروی کی جو ہادی نے انہین دکھائی اور مختلف رایون اور مشربون کے لوگ اس کی آواز پر ایک ہو گئے اور اپنے ارادون اور رائون اور مذہبون اور مشربون اور نفسانی

جذبات اور اختلافات کو اس کے امر پر قربان کر دیا بجز کامل اور زندہ ایمان کے اور ایک جان گداز رعب اور سطوت کے جسکے ساتھ عجیب خوف اور خشیت ملی ہوئی ہو یہ اطاعت ناممکن ہے پس یہ کامل ایمان اور زندہ یقین جس سے ان کی پہلی ہستی اور ہوا پر موت آگئی اور تمام روکین جو معاصی اور ذنوب سے پیدا ہوتی تھین خار و خس کی طرح جل گئین کیونکر اور کس راہ سے انہین حاصل ہوا اس کے اسباب مین غور کرنے سے صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ امام مفترض الطاعت ہادی کامل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی مین دو خصوصیتین تھین جن کی تحریک اور تاثیر سے یہ دولت قوم کو ملی +

اول پورا اور سچا نمونہ جو تعلیم آپ نے دی اسپر چلکر دکھایا۔ قرآن کریم کے اوامر کی پابندی کامل طرح خود کی اور اس کی نواہی سے اجتناب کیا۔ اس بات نے لازمًا دو عظیم الشان فائدے قوم کو پہنچائے۔ ایک یہ کہ اصحاب کے دلون مین یہ یقین شرح صدر سے پیدا ہو گیا کہ وہ اوامر اور نواہی ضرور خدا تعالےٰ کیطرف سے ہین اور وہ کلام لاریب قاہر و مقتدر خدا کا کلام ہے جس مین وہ مذکور ہین۔ اسلئے کہ انسان کے جذبات اور قوے کی بناوٹ ایسی بنائی نہین گئی کہ خود تراشیدہ باتون اور نفس کے سر جوش کی ایسی کامل پابندی کرے کہ تنہائی کی گھڑیون مین اور میدان مین کبھی بھی بال بھر انحراف ان کی بجا آوری سے نہ کرے اور زندگی کے تمام واقعات مین اس امر کا صاف صاف ثبوت دے کہ ان احکام کی تعمیل اور عدم تعمیل کی صورت مین اسے جانگداز خوف اور روح افزا امید شامل حال رہتے ہین۔ اس عاشق عارف اور اس امر کو محسوس کرنے والے صحابی کے یہ اشعار پڑھ لو اور سوچو کہ کس احساس اور اہتزاز نے اسکے منہ سے نکلوائے۔ جب اس نے رات کے آخری حصہ مین اتفاق سے اپنے محبوب و مولے کو مسجد مبارک مین تہجد پڑھتے دیکھا اور رسول اللہ کو خدا کے احکام کی تعمیل مین سرگرم پایا تو کس جوش سے کہا +

وفینا رسول اللہ یتلوا کتابہ   اذا انشق معروف من الفجر ساطع
یبیت یجافی جنبہ عن فراشہ   اذا استثقلت بالمشرکین المضاجع
ارانا الہدی بعد العمی فقلوبنا   بہ موقنات ان ما قال واقع

دوسرا فائدہ یہ ہوا کہ آپ کے اسوہ حسنہ کے اتباع کا فوق العادت جوش ان مین پیدا ہوا درحقیقت اس سے زیادہ مؤثر کوئی بات نہین ہوتی کہ بانی اور مصلح کی رفتار اور گفتار مین پوری مطابقت اور مصالحت ہو۔ صحابہ کے چال چلن کا اور اپنے مولے سے لانظیر عشق کا اور اپنے عہدبیعت کے کامل ایفا کا جو نمونہ ہم دیکھتے ہین وہ کیون دوسری قوم مین پایا نہین جاتا وہ نمونہ حضرت موسی علیہ السلام کی قوم نے دکھایا۔ چنانچہ یہ ثابت شدہ حقیقت ہے کہ وہ بات بات مین بگڑتے اور اپنے نبی کی مخالفت کرتے تھے اور اکثر کوسنے بھی لگ جاتے تھے اور نہ ہی حضرت مسیح کے شاگردون نے دکھایا جنہون نے آخری نازک وقت مین بھی بیوفائی اور غدر کا ثبوت دیا۔ غرض کیا وجہ ہے کہ کسی مرشد کے خدام نے ایسا حیرت انگیز نمونہ کبھی نہین دکھایا۔ اسکا صاف صاف جواب یہی ہے کہ قرآن کریم کی اخلاقی اور تمدنی اور سیاسی تعلیم پر ہمارے ہادی کامل علیہ السلام نے جیسے خود چلکر اور اسے اپنی زندگی کی تمام رفتار اور تحریکات کا دستور العمل بنا کر دکھایا اور خدا کیطرف سے آپ کو عمل اور اظہار عمل کے موقعے بھی میسر آگئے ویسے کسی کو بھی بخشے نہین گئے اور آپ کے اخلاق اور اعمال کے تمام مختلف شعبے جو بالقوہ آپ کی پاک ذات مین مخفی اور مرکوز تھے مکی اور مدنی دو متضاد اور متخالف زمانون کی تحریکات کیوجہ سے پوری طرح ظہور مین آگئے اس سے آپ مین قوت قدسی اور عقد ہمت اور تزکیہ اور تطہیر کی طاقت تمام راست بازون سے زیادہ پیدا ہوگئی جو قوم بنانے کے لئے ایک مصلح مین سب سے زیادہ ضروری شے ہوتی ہے اور اسی نمونہ اور اظہار سے قوم مین سچا خلوص اور وفاداری اور اطاعت پیدا ہوئی +

دوسری خصوصیت جس سے زندہ ایمان اور منور یقین دلون مین پیدا ہوا قرآن کریم کا اس صراط مستقیم کو مخصوصاً اختیار کرنا تھا جس کی سخت ضرورت اس کتاب کو تھی جسے ابدتک زندہ اور مبارک رہنا تھا اور جو خدا نمائی اور خدا بینی اور گناہ سوزی اور پاک سازی کا ایک ہی ذریعہ تھا وہ تھی مقتدر نشان اور قاہرانہ پیشگوئیان جو غیب پر مشتمل تھین جو اپنے اپنے وقتون پر بڑے جلال اور کمال سے پوری ہوئین تمام قرآن کریم ان زبردست پیشگوئیون سے بھرا ہوا ہے اس وقت محل و وقت

نہین کہ اس اجمال کی تفصیل کی جائے ان امور پر ہم نے اپنے بہت سے خطبون اور تقریرون مین بحث کی ہے خداوند حکیم علیم کا زندہ اور آخری کتاب مین اس معجزہ اور خرق عادت کو اختیار کرنا اور دوسرے تمام مادی اور مخلوق کے عمل اور صناعت سے ملتبس اور مشابہ ہوجانیوالے معجزات کو ترک کردینا اس حکمت پر مبنی ہے کہ سچا اور جاودانی علمی معجزہ جو علوم کی گھمسان لڑائی مین کامیاب ہوسکتا ہے یہی نشان ہین جو غیبی مقتدرانہ پیشگوئیون کے رنگ مین ظاہر ہوتے ہین +

علوم و فنون کی اعلے سے اعلے ترقی کا زمانہ اس سے بہتر کوئی فوق العادت چیز نہین پا سکتا کہ جسکی آگے سر تسلیم خم کردے۔ انجیل کیون ایک تنکے کی طرح علوم جدیدہ کی رَو کے آگے بہ نکلی۔ اور اس کا سارا شیرازہ کھلگیا اور کیون ہندوؤن کا مذہب آج بازیچہ طفلان بن گیا اسی لئے کہ اس اول الذکر کتاب نے ایسے معجزات پر اپنے صدق کا مدار رکھا جس سے بڑھکر آج یورپ دکھا رہا ہے اور وہ مادی سطح اور انسانی وسعت کے دائرہ سے اوپر اور باہر نہین اور ہندو مذہب کا سارا دار و مدار افسانون اور کھیلون پر ہے جو علم اور فضل کی روشنی کے مقابل پاش پاش ہوجاتے ہین۔ اقتداری پیشگوئیان جو عظیم الشان غیب پر مشتمل ہوتی ہین حقیقی معجزات ہین جن کی مثل لانے پر بشر محض کبھی قادر نہین ہوسکتا اور دوسرا کوئی ذریعہ اس پر حجاب جہان مین نہین جس سے خدا کی ہستی اور کامل صفات پر ایمان آسکے۔ خدا تعالے کا کامل تصرف اور تدبیر اور تقلیب اور ذرات کائنات کو اپنی مشیت اور ارادہ کے موافق تصریف و تصرف مین رکھنا اور اس کا صفت تکلم اور سمع اور بصر اور بندون کے ساتھ تعلق کی صفت سے موصوف ہونا غرض خدا تعالے کی ان صفات پر یقین کبھی حاصل نہین ہوسکتا جبتک اقتداری پیشگوئیان سامنے نہ کی جائین اور پھر وقتون پر حسب مصالح الٰہیہ پوری نہون۔ گناہ سوز فطرت جو حرام کاریون اور بیباکیون اور گستاخیون اور رندیون اور قلاشیون اور عیاشیون اور اباحتی چالون کی زندگی پر موت وارد کردے کبھی حاصل نہین ہوسکتی جبتک خدا کی غیرت پر اور اس کی حرام کارون کو بھسم کردینے والی آگ پر سچا ایمان نہ ہو اور دل بول اٹھے کہ وہ زندہ اور غیور خدا ہے اور اس کا غضب مجرمون اور عاصیون کے حق مین تیز دو دھاری تلوار ہے اور یہ ایمان

مل نہین سکتا جب تک اس کے وجود اور قائم اور قیوم اور حی مقتدر ہونے کا یقین نہ آجائے اور اس کے لئے وہی ذریعہ اقتداری پیشگوئی ہے توریت نے بھی یہی نشان بتایا تھا کہ سچا نبی وہ ہوگا جس کے منہ کی باتین سچی نکلین گی اور قرآن حکیم نے تو حقیقت کا مدار بالکل ان ہی آیات پر رکھا ہے ؂

غرض نفسون اور خواہشون کے خلاف ایک تعلیم کا منوا دینا اور اس پر عمل کرا دینا اور ہزارہا ناپاک عیبون اور رہزنون اور کیسہ برون کا راہ سے صاف کر دینا آسان بات نہین کیسی صاف بات ہے کہ اصل مقصود تو خدا کی کتاب کا وہ اخلاقی تعلیم تھی جس پر انسان کی صلاح و فلاح کا دار و مدار ہے پھر غیب کی قادرانہ پیشگوئیان کرنا اور اپنے مخالفون کی ہلاکت اور اپنی نصرت کی ہمیشہ خبر دینا اور اپنی چال اور اس پر ضرورتی نصرت اور تائید آسمانی کے مترتب ہونے کی شہادت کے لئے دوسرے منعم علیہم گروہ یعنی نبیون کی سیرت اور کامیابی کو پیش کرنا جیسا کہ کتاب اللہ ان واقعات سے بھری ہوئی ہے اس کا مطلب کیا ہے۔ بات یہی ہے کہ انسان کی فطرت بغیر انذار اور تبشیر کے کسی کام کے کرنے یا اس سے ہٹنے کیطرف مائل نہین ہوسکتی۔ یہ ایک ایسا تقاضا ہے۔ جو خالق فطرت نے انسان کی جبلت مین رکھدیا ہے۔ اسی غرض کے پورا کرنے کے لئے بہت زیادہ حصہ خدا کی حکیم کتاب کا منصور و موید نبیون کے قصص اور مقتدرانہ پیشگوئیون سے بھرا ہوا ہے جن سطحی خیال کے فیلسوفون نے پہلے زمانون مین اور ان کی کورانہ تقلید سے حال کے لوگون نے معجزات سے انکار کیا ہے انہون نے خدا کے کلام کے اس پر حکمت نظام مین غور نہین کی۔ اور سخت نادانی اور دلیری سے کہدیا کہ قرآن کریم مین نہ تو کوئی معجزہ ہے اور نہ کوئی غیب کی پیشگوئی ہے اور زیادہ تر افسوس کی یہ بات ہے کہ وہ اگلی مردہ اور بے برکت کتابون مین اور قرآن مین کوئی مابہ الامتیاز نہین بتا سکے۔ مجرد تعلیم پر تو وہ ناز نہین کر سکتے تھے اس لئے کہ وہ خوب جانتے تھے کہ اخلاقی تعلیم کے متفرق اجزا العلوم قدامت کے صحیفون مین بھی موجود ہین۔ انسان کی سطح سے بالاتر ہونے اور آسمانی ہونے کی ایک ہی قطعی دلیل تھی۔ اقتداری پیشگوئی۔ جو علوم

غیب پر مشتمل ہو اس کا انہون نے انکار کر دیا۔ ایک ظالم نے یہان تک لکھدیا کہ الم غلبت الروم فی ادنی الارض وھم من بعد غلبھم سیغلبون فی بضع سنین میں کوئی پیشگوئی نہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پارسی اور رومی طاقتون کی قوت کا اندازہ کرکے پولیٹیشنون کیسی اٹکل سے یہ بات کہدی۔ کاش وہ ستمگر قرآن کریم کے الفاظ مین غور کرتا تو اس کی سمجھ مین یہ بات بہت جلد آجاتی کہ خدا کا کلام اس کی پست اور سفلی اٹکل سے بالاتر ہے۔ اور اس نے یومئذ یفرح المومنون بنصر اللہ سے اس پیشگوئی کو دوہری پیشگوئی کرکے دکھانا چاہا ہے کہ یہ پیشگوئی غلبہ روم کی فارس پر انسانی اٹکل نہین بلکہ خدائے غیب دان مقتدر کے منہ کی بات ہے اس لئے کہ جہان یہ فرمایا کہ رومی غالب آئینگے معًا فرمایا کہ اسی تاریخ کو بیکیس مظلوم مسلمان ظالم قریش پر منصور و مظفر ہوکر خوش وخورم ہون گے +

(اس پر دیکھو ہمارا مضمون قرآن کریم کی پیشگوئیون کی حقیقت پر الحکم نمبر ۲۰-۲۱ و ۲۲ مین)

غرض یہی سچے معجزات ہین جن پر عقل کا سائنس کا اور قانون قدرت کا کوئی اعتراض وارد نہین ہوسکتا اور یہی ذریعے ہین جن کی شوکت اور اقتدار کی عظمت کے مقابل خم ہوکر انسان گناہون کی ناپاک زندگی سے نکل سکتا اور خدا تعالے کے ساتھ ایمان کی پاک زندگی کے زیور سے آراستہ ہوسکتا ہے +

حاصل کلام خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم نے اس تدریجی تعلیم سے اور ان مقدس ہتھیارون کے استعمال سے ایک قوم بنائی جو تین صدیون تک صراط مستقیم پر رہی اور آخر قانون قدرت کے مقتضا سے طبعی طور پر انقلاب آیا۔ پہلے مذہب اور اخلاق مین پھر لازمًا حکومت اور سیاست مین خوفناک تغیر پیدا ہوا اور آج یہ حال ہے جسے ہم دیکھ رہے ہین اور اب علی گڈہ سکول اور ندوہ کوشش کرتے ہین کہ اس کی وہی صورت وشکل بنادین جو پہلے تھی مگر خدا کیلئے ان سکولون کے انصار اور موئیدین غور کرین کہ کیا وہ ان ہی پگھڈنڈیون پر قدم مار رہے ہین جن پر اس قوم کے پہلے بانی نے مارا اور انکے ہاتھون مین وہ ذریعے اور ہتھیار ہین جن کی ترغیب وترہیب سے قوم کو

اس تعلیم پر مجبور یا مائل کر دین جیسے وہ چھوڑ بیٹھے ہین یہ تو مسلم بات ہے اور اس کے ثبوت مین دلائل لانے کی کوئی ضرورت نہین کہ مسلمانون کی تباہی حد سے نکل گئی ہے اور اب پھر یہ اُسی آگ کے گڑھے کے کنارہ پر کھڑے ہو گئے ہین جس سے ایک مبارک اور مقتدر ہاتھ نے انہین پہلے چھوڑایا تھا۔ وہی اختلاف۔ وہی نزاعین اور وہی مفاسد۔ ہوا بالکل نکل چکی ہے ایمان اور مذہب اور عصبیت جو ایک ہی روح وروان اور سٹیم ان مین تھا وہ بھی ٹھنڈا پڑ گیا ہے وہی عیاشی اور فسق وفجور۔ شراب خوری۔ قمار بازی اور کاہلی ان مین آگئی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اتباع کی عظمت۔ قرآن کی عزت اور خود خدا تعالے کی جبروت اور وقعت دلون سے اٹھ گئی ہے ان باتون کی تفصیل کی کوئی ضرورت نہین ہے دل سے یا زبان سے بولنے والے سب کے سب وہ عیوب بیان کرتے ہین جو فی الواقع ہین اور اس قوم مین پیدا ہو جاتے ہین جو خدا کی حجت نیرہ کے ہوتے ہوئے اسکے خلاف چلنے سے خدا کی نظرون سے گر جاتے ہین ایجوکیشنل کانفرنس نے بڑی کامیابی حاصل کر لی سیکڑون کو نہین ہزارون کو بی لے۔ ایم اے بنا لیا ڈپٹی کلکٹر اور اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بنا لیا اور اس کی خواہش اور دلی آرزو کے موافق قوم نیم یورپین بھی بن گئی اس لئے کہ پورے یورپین بن جانے سے تو وہ بھی مایوس ہین اور پیرپابا تو سرے سے مدت ہوئی جنازہ بھی پڑھ چکے تھے۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا وہ امید کرتے ہین اور ایسی امید کرنے کے وجوہ ان کے پاس ہین کہ وہ وہ قوم بن جائین گے جسکے بنانے کے لئے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تھے اور اس کے لئے وہ تدابیر اختیار کی گئین جو اوپر ذکر ہو چکی ہین۔ اس قوم کو یا قومون کو مسلمانون کے لئے اسوہ قرار دینا اور رات دن انہی کی باتون اور فعلون کو ان کی آنکھون کے سامنے مزین کرنا جس کی نگاہ زمین کی سطح تک محدود ومقصود ہے اور مادی لذت اور عیش اور بطن اور فرج کی شہوتون کے دائرہ سے ان کی ہمت باہر نہین جاتی اور آسمان کیطرف کبھی نظر اٹھا کر نہین دیکھتے سراسر غلطی ہے مسلمانونکو یہ سکھایا گیا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھین اور ان مادہ پرست قومون کی نہائیت نظر یہ ہے ان ھی الا حیوتنا الدنیا

نموت و نحیا وما نحن بمبعوثین ان کی رات دن کی کوشش ان کے صنائع- ان کی ملک گیری کے منصوبے اور کارروائیان سب سے اصل غرض یہی ہے کہ رذیل اور سفلہ خواہشین پوری ہون اگرچہ کچھ لوگ ان مین ایسے بھی ہین جو ملک گیری اور صنائع کے مشغلون مین مبتلا لوگون سے ذرا اونچا قدم اٹھاتے اور دکھاتے ہین کہ وہ آسمانی زندگی بسر کرتے ہین تو وہ بدقسمتی سے ایک مردہ انسان کی خدائی پر قناعت کئے بیٹھے ہین بڑا زور دیا جا رہا ہے - ہائی ایجوکیشن پر اور کیا کچھ اس کی خاطر کیا جا رہا ہے- بہت خوب اس کی ضرورت سہی اور واقعی ضرورت ہے مگر کیا یہ حق نہین کہ ایک طرف سے بالکل ذہول ہو گیا ہے یا دانستہ یا اضطراراً پہلو تہی کیا گیا ہے- ان مجلسون نے سب سے پہلے اس اصل کو ضروری سمجھا ہے اور اس پر ایسا قوی ایمان رکھتے ہین جیسا راستباز خدا کے کلام پر کہ کسی کے ذاتی افعال سے تعرض نہو- شرائع حقہ کی پابندی صوم وصلوٰۃ کا التزام فسق وفجور سے اجتناب تقوے وطہارت اور تعظیم شعائر اللہ کو اختیار کرنا- مجالسون اور کانفرنسون مین ان باتون کا ذکر حرام ہے- جسمون اور قالبون کا اجتماع ایک مکان مین ہو اور ضرور ہو- روحون مین خواہ کیسے ہی مختلف درجہ اور نوع کے میلان اور جذبات ہون ایک بیباک زناکار ایک رزولیوشن پیش کرے اور دوسرا آب آتشین سے مست ہوا ہوا خواہ اسوقت اس کے منہ سے نجاست کی بدبو آتی ہو اور پاؤن مرکز پر ٹھہر نہ سکتے ہون اس کی تائید کر دے- ایک ایسا شخص جو اسلام کی سچائی اور پابندی سے کوئی نسبت نہ رکھتا ہو مادی خیال کا آدمی ہو- دہریہ ہو کوئی ہو نام ہو مسلمانون کا سا وہ مجلس کا صدر بن جائے- شرط یہ ہے کہ کلب من کلاب الدنیا ضرور ہو اور جیفۂ دنیا سے اسے کافی حصہ ملا ہوا ہو- مین پوچھتا ہون اور ہر خداترس حق پرست کے دل مین ضرور یہ سوال پیدا ہونا چاہیئے کہ کیا اس قوم کا آغاز اور ابتدا ایسے ہی بانیون اور مقدسون اور موئیدون اور ناصرون سے ہوئی ہے اور کیا یہی فلاح و صلاح کے ہین جو اب اختیار کئے گئے ہین- اور سب سے زیادہ ضروری بات جو مدار ہے تمام کامیابیون کی اتفاق اور وحدت ہے اسکا ابتک کوئی وجود نہین اور نہ اس کے اشراط و آثار پائے جاتے

ہین۔ ندوۃ العلما خدا کے لئے غور کرے کہ کیا اس کا پاؤن بھی ان ہی آثار پر پڑا ہے جو ایجوکیشنل کانفرنس یا علی گڈہ اسکول کے رہرو زمین پر لگا گئے ہین یا اس بزرگ انجمن نے کوئی اور راہ اختیار کی ہے اور اگر کوئی اور راہ ہے تو وہ کیا ہے مین ان کو اور تمام سچے مسلمانون کو توجہ دلاتا ہون اس اعلان کے مقصد سوم و چہارم و پنجم و ششم کیطرف جو ندوۃ العلما کیطرف سے ۱۲- نومبر سنہ ۱۹۰۱ء مین شایع ہوا۔ مقصد سوم ندوہ کی عبارت یہ ہے ”اخلاق نبوی کی کامل تعلیم و تربیت کی جائے جس سے ہمارے اطوار اور چال چلن درست ہون آپس کی پھوٹ کی جگہ قوت متفقہ سے کام لیا جائے“ (۴) فروعی اور جزئی اختلاف جس نے اسلام کی مضبوط اور مستحکم عمارت کی جڑ کھوکھلی کردی مہذب الفاظ اور مہذب پیرایہ مین ظاہر کیا جائے۔“ (۵) احقاق حق اور ابطال باطل نہایت نرمی اور سہولت سے کیا جائے فتنہ اور فساد کی نوبت نہ ہوئے“ (۶) ”وہ خطہ جہان اسلام کا نور دھندلکے مین پڑا ہوا ہے اور جہان اسلام کی حقیقت اور حقانیت سے لوگون کے دماغ ابتک منور نہین ہوئے وہان دکھایا جائے کہ اسلام کیا ہے اور اس کے فیوض و برکات کیا ہین“ کیا یہ باتین اور یہ مقاصد سرسبز ہو سکتے ہین ان تجویزون سے اور ان خود تراشیدہ منصوبون سے جو اختیار کئے گئے ہین۔ اخلاق نبوی کس ذریعہ اور اسوہ سے سکھائے جائین۔ کون مرد مزکی اور مطہر اور صاحب قوت قدسیہ اور صاحب نشان و علامات ہے جو ان اخلاق کو سکھائے۔ کیا ممکن ہے کہ ان اخلاق سے متخلق ہوئے بغیر اور ان صفات کاملہ حسنہ سے متصف ہوئے بدون کوئی دوسرون کے تزکیہ اور تعلیم کا متکفل ہو سکے اخلاق مین وہ سب شیئے داخل ہین جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک مین دکھائے گئے اور جو قوم بننے کے لئے ضروری اور بنیادی پتھر تھے۔ اور جیسا ہم بیان کر چکے ہین۔ آپ کو علمی اور عملی رنگ مین خدائے حکیم نے وہی اخلاق اور صفات بخشے جو اس جہان کے انتظام اور اصلاح کے لئے ضروری اور دوسرے عالم کی تیاری اور اہلیت کے حاصل

کرنے کے لیئے موزون اور مناسب تھے۔ اب بڑا سوال یہ ہے کہ ندوہ کن کو یا کس کو پیش کرتا ہے جو محمدیت کے بروز اور مظہر ہونے کا مدعی ہے اور اگر یہ اصطلاح گران معلوم ہو تو یون سہی کہ آپ کا سچا خلیفہ کونسا ہے جسے پیش نظر رکھکر ندوہ کو امید دلائی گئی ہے کہ وہ مقصد اس سے حاصل ہو جائے گا۔ فروعی اور جزئی اختلافات اور نزاعین مٹائی جائیں یہ کیونکر اور کس ذریعہ سے یا کس کے ذریعہ سے۔ کیا کوئی ایسی پر رعب مگر دلکش آواز رکھتا ہے جو قوم کے خطرناک جھگڑون مین بہت جلد در آکر زور سے کہے اَلِی الجاھلیۃ وانا فیکم اور اس آواز کے سنتے ہی سب جوش سرد پڑ جائین اور تلوارین میانون مین کرلیجائین اور مفارقت اور مبا غضب، معانقہ اور مصافحہ سے بدل جائے۔ عادت اللہ نے دکھایا ہے کہ ایک وجود مفترض الطاعت اور مطاع باذن اللہ کے سوا کبھی اس آگ پر پانی نہین پڑا جس نے کبھی ہزارون خاندانون کو راکھ کر ڈالا تھا اور اب پھر ہماری قوم کے خرمن مین لگ رہی ہے۔ بہتون نے منہ کی پھونکون سے اور بعضون نے آستینون سے اس آگ کو بجھانا چاہا مگر خدا کا قانون قدرت کسی کے لئے کیونکر بدلجاتا۔ وہ کیونکر بجھتی جب تک آسمانی پانی اسپر نہ پڑتا جس کی فطرت آتش کشی کے لئے بنائی گئی ہے اور جسکے برسنے کے بعد ہی اور صاف آواز آتی ہے وکنتم علے شفا حفرۃ من النار فانقذکم منھا اور فاصبحتم بنعمتہ اخوانا + یاد رکھو اگر آج زہر وہی پھیلی ہوئی ہے۔ اگر وہی مفاسد اور عیوب قوم مین پیدا ہو گئے ہین جو اس وقت تھے جبکہ پاک اور مقدس ہادی (صلے اللہ علیہ وسلم) مبعوث ہوا تو آج بھی پھر اسی کے دوبارہ آنے کی ضرورت ہے۔ پھر اسی سلسلہ کی ضرورت ہے۔ جو اس وقت اصلاح قوم کے لئے قائم ہوا اور جس نے اپنی عملی کامیابی پر مہر لگا دی عجیب بات ہے اور ہمارے علما پر اور بھی تعجب ہے کہ وہ کیون اس سہل بات کو نہین سوچتے کہ اتنا تو سب تسلیم کر چکے ہین کہ اس جاہلیت نے پھر دوبارہ دنیا مین سر نکالا ہے مسجدون اور خانقاہون مین عجائب خانون کی طرح انسانون کے ڈھیر بھرے ہوئے ہین مگر روح نہین خدا تعالیٰ پہ وہ ایمان نہین وہ راستی

اور تقوے و طہارت نہین۔ وہ شریعت حقہ کی پابندی نہین۔ بیباکی۔ اباحت۔ دہریت اور فسق کا مرض عالمگیر وبا ہو رہا ہے پھر باوجود اس بات کے تسلیم کرنے کے اور مرض کے مشخص ہو جانیکے الٹا علاج کیون کیا جاتا ہے کیون اسی پہلے نسخہ کیطرف توجہ نہین کیجاتی +

اور اگر یہ مقصود ہے اس اختلاف کے مٹانے سے کہ سب لوگ نفاق اور مداہنہ سے زندگی بسر کرین اور عقائد اور ایمانیات کی عصبیت اور جوش کی گردن ماردین۔ ایک محمود آباد کا راجہ سینہ مین خدا کے قدوسیون کا بغض اور عداوت اور جوش تبرا لیکر ندوہ کا پریزیڈنٹ ہو اور وہان ان قدوسیون کے ذکر سے زبان آشنا نہ ہو تو کامیابی معلوم۔ بڑی غلطی ہے یورپ کی نظیر کو پیش کرنا۔ ان لوگون کا معاملہ اور ہے اور تمہارا معاملہ جن کو روشن کتاب اور باہرہ حجت دی گئی اور ہے تم اس کتاب کے اصول کو قائم کرنے اور نبی کریم کی سچی عزت کو بحال کرنے کے بغیر سرسبز نہ ہو سکو گے ان بہروپون اور نقالیون سے یقیناً خدا کا غضب بھڑکے گا۔ سب سے پہلے مداہنہ کی تدبیر پر عمل کرنیکا میلان اس شخص مین پیدا ہونا چاہیئے تھا اور تمہارے علمی زعم کے موافق اسی ضروری تھا جسکو غیور خدا نے کہا ودوا لو تدھن فیدھنون مین ندوہ کے اس عالمانہ فقرہ کا مطلب سمجھ نہین سکا کہ “فروعی اور جزئی اختلاف کو مہذب الفاظ اور مہذب پیرایہ مین ظاہر کیا جائے” مسلمانون کے عقائد اور مذہب اور ایمان کی دلون مین پکی ہوئی باتون پر کچھ لکھا جائے اور پھر ایک قوم بن جائین اور اشتعال مین نہ آئین۔ یا منت سماجت کرکے اور ہاتھ جوڑ کے ہر ایک مذہب اور مشرب کو کہدیا جائے کہ عیسی بدین خود موسی بدین خود۔ وہ کونسے الفاظ ہین اور مہذب الفاظ جنسے مثلاً منکران خلفاء راشدین کو سمجھایا جائیگا کہ تمہاری راہ درست نہین اور تم خدا کے فعل اور قول کا خلاف کرتے ہو جبکہ وعدہ استخلاف سے جو خدا کا قول ہے اور حضرت صدیق کو خلیفہ بلا فصل بنا دینے سے جو خدا کا فعل ہے منہ پھیرتے ہو یا فریق ثانی کو کہا جائے گا کہ امامت بلا فصل لاریب حق حضرت علی کا تھا مگر وہ ناتوان تھے بیکس تھے ناچار ان کا حق غصب کیا گیا اور ایسا ہی مقلدون اور غیر مقلدون کے نزاع کا فیصلہ کیا جائے گا۔ اور وہ کون سی مہذب

الفاظ ہین مثلاً جن کی وساطت سے بڑی ملائمت اور ملاطفت کے ساتھ ایک خوفناک سکول کی پیرو یا مداح ذریت کو کہا جائے گا کہ نمازون کی پابندی ضروری شے ہے اور روزے خدا تعالیٰ کا فرض ہین انسان مسلم ہے۔ اور سچی طہارت اور تقوے اور خشیت اور انابت ایک مسلمان کا تمغہ ہین یہ اباحتی اور بے قید زندگی جو تم نے اختیار کر رکھی ہے اور صورت و سیرت سنت حقہ محمدیہ کے خلاف بنا رکھی ہے یہ مناسب نہین*۔ مین بادب ندوہ کے محترم علما سے پوچھتا ہون کہ وہ اسلوب اور منہاج تو از راہ کرم بیان فرمائین جن سے وہ فروعی اور جزئی اختلاف کو مٹائینگے کیا اس لفظی تجویز کو پیش کرنے اور پاس کرنے کے وقت ان کی ضمیرون نے یقین کر لیا کہ یہ مبارک تجویز ہے اور ضرور عمل مین آجائے گی اور اس تاریکی کے وقت مین یہ تجویز نور کا کام دے گی پھر اس بیچارہ بات کا مطلب سوا اسکے کیا ہو سکتا ہے کہ جزئی فروعی اختلافات کا مذکور ہی درمیان نہ آنے پائے مگر یہ ناممکن ہے اور ابد تک ناممکن ہے پھر کیا ندوہ یقین کرتا ہے کہ ایک عالم یا عالمون کے اپنے منصوبے اور جوڑ توڑ ایسے تتر بتر ہو چکے ہوئے گلہ کو ایک میدان مین ایک عصا کے نیچے فراہم کر لینگے۔ اور کیا کوئی اس کی نظیر ہے۔ اسلام اور مسلمانان کی تاریخ مین بجز اس مبارک قرن کے جس مین لامعلوم زمانون کے مختلف الآرا دشمن جانی دوست بن گئے اور اگر واقعی یہ

---

* مین ناصران ندوہ کو متوجہ کرتا ہون مسٹر شاہدین بیرسٹر ایٹ لا کی اس لکچر کی طرف جو آپ نے علیگڈہ کالج کی بابت بمقام لاہور مین دیا اور جسے مختصراً سول ملٹری گزٹ نے ۱۵ جولائی ۱۹۰۲ء کے پرچہ مین چھاپا ہے اس بیرسٹر کو مسلمانون کی ذریت کا تربیت کنندہ اور قابل فخر نمونہ کہا گیا ہے اس بڑے آدمی کو ایجوکیشنل کانفرنس نے بھی اپنی اعلیٰ پاک مسند پر جگہ دی اور اس پر ناز کیا۔ خدا کا خدا کے برگزیدہ رسول محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کا۔ تمام اخیار اور ابرار راست کا اور اسلام دین حق کی عزت کا واسطہ دیکر مین ندوہ کی خدمت مین عرض کرتا ہون کہ اس لکچر کو پڑھین اور غور کرین کہ کیا اسلام کی عزت اور نبی عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کھوئی ہوئی عزت ان لکچرارون اور قوم کے حامیون سے بحال ہوگی اور کیا ندوہ اس لکچرار کے فعل اور قول سے متفق ہے اور اگر مخالف ہے تو اسکا اثر قوم کی نئی ذریت کے کونسی مٹانے کیلئے اس نے کیا انتظام کیا ہے اور کیا اس اجلاس مین اسپر نوٹس لیا جائیگا اور اگر دانستہ سہل انگاری سے کام لینا ہے تو پھر وہ بتلائے اسکا کام

احساس ندوہ کے دردمند دل کو ہوا ہے کہ اس اختلاف سے اسلام کی جڑ کھوکھلی ہوگئی ہے تو اسکے علاج اور تدارک مافات کے لئے سعی اور حقیقی راہ پر قدم مارنے کی فکر کرے اور اگر علی گڈہ کے کانفرنس کی طرح رزولیوشن بازی ہی مقصود ہے تو وہ جانے اور اس کا کام۔ پانچوان مقصد بھی مین نہین سمجھ سکتا کہ جذبات کے مغلوب اور پرجوش لوگ کیونکر اس کام سے عہدہ برآ سکتے ہین۔ اس مقصد کا اور چھٹے مقصد کا انجام اور مطلب ایک ہی ہے۔ احقاق حق اور ابطال باطل کیا شے ہے اور کن ذریعون سے ہوسکتا ہے۔ ندوہ نے بیان نہین کئے۔ اور ممکن ہے بلکہ یقین ہے کہ ان مشکلات پر کبھی غور بھی نہ کی ہوگی جو اس راہ مین راست بازون کو پیش آتی ہین آج وہ کون حق ہے جسے وہ پیش کرنا چاہتے ہین اور وہ کونسا باطل ہے جس کو تباہ اور نابود کرنا چاہتے ہین سب سے بڑا اور اعلے حق یہی ہے کہ خدا کی صفات کاملہ مین کسی مخلوق کو شریک نہ سمجھا جائے اور خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کو خدا کے بعد تمام مخلوقات سے برتر مانا جائے۔ لاانتہا مسلمانون نے حضرت عیسے کو ابدی زندہ اور محیی اور ممیت اور شافی اور غیب دان خدا تعالے کی طرح مان رکھا ہے اور یون اس کی الوہیت کو تسلیم کر کے نصرانیون کے شرک عظیم کی مدد کر رہے ہین اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سخت اہانت اور تذلیل کی جاتی ہے کہ وہ مردہ زیر زمین مدفون ہین اور حضرت عیسے زندہ آسمان پر موجود ہین۔ عیسائیون کے ہاتھ مین یہ کاری حربہ خود مسلمانون نے دیا ہے جس سے عیسائی ان کو ذبح کر رہے ہین چنانچہ تھوڑے دن ہوئے لاہور کے بشپ بہادر نے اپنے ایک لیکچر مین جس کے سامعین سیکڑون مسلمان تھے مسلمانون پر خود ان کے اس مسلمہ مسئلہ سے حجت ملزمہ قائم کی اور کہا کہ ایک مٹی مین مل گئے ہوئے انسان مین اور آسمان بلند پر بیٹھے ہوئے وجود مین کوئی فرق بھی تو ہے؟ اور آخر اس سے مسیح کی الوہیت پر اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین پر استدلال کیا اور اس اعتقاد کے رکھنے والون مین سے ایک نے بھی اٹھکر اس کے دانت نہ توڑے اور مسیح کی عزت اور رسول کامل خاتم النبیین کی ذلت کو شیر مادر کی طرح پی گئے۔ ہان تو کیا ندوہ تیار ہے کہ اس حق کا احقاق کرے۔ اور بڑا باطل اس وقت حضرت مسیح کی زندگی کا اعتقاد ہے جس سے کروڑون آدمیون نے انہین خدا

بنا رکھا ہے اور اس اعتقاد کی اشاعت مین حد سے زیادہ جوش اس انسان کی پرستار قوم کے دلمین ڈالا گیا ہے سب سے بڑا فتنہ جس کی نسبت قرآن نے کپکپا دینے والے الفاظ مین خبر دی کہ:- تَکَادُ السَّمٰوٰتُ یَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا + اور بڑا بھاری مفسدہ جس نے پاکیزگیون اور راستیون یا یون کہو کہ اسلام کی جڑ کھوکھلی کر دی ہے یہ فتنہ عیسے پرستی کا ہے اور اس کی جڑ ہے عیسی کی زندگی یعنی جسد عنصری کے ساتھ زندہ آسمان پر جانا اس کا مان لینا- اس کی جڑ کاٹنا اسلام کو سر سبز کرنا مسیح کو مردہ ثابت کرنا اسلام مین تازہ روح پھونکنا ہے -کیا ندوہ واقف نہین یا کم سے کم کوئی ایک فرد اس کا تو ضرور واقف ہوگا کہ چھ کروڑ سے زیادہ رسالے اور کتابین عیسی پرست یا مردہ پرست قوم نے اسلام اور پیغمبر خدا علیہ الصلوۃ والسلام کی توہین وتذلیل وتفسیق مین لکھی ہین اور یہ دجل اور سفید جھوٹ کنواریون کے خدرون تک مین داخل ہو گیا ہے اور ایک آشوب رستخیز اس سے برپا ہو گیا ہی کیا ندوہ اس باطل کے زہریلے سانپ کا سر کچلنے کو تیار ہے- پھر بہت عظیم الشان حق یہ ہی کہ خدا تعالے کی ذات مین کوئی نقص اور عیب روا رکھا نہ جائے اس کی پاکذات کی نسبت اعتقاد رکھا جائے کہ وہ ہمیشہ سے متکلم اور مدبر بالارادہ اور متصرف اور سمیع وبصیر ہے اس کی صفت تکلم پر کسی زمانہ مین مہر نہین لگ سکتی اسلئے کہ یہ اس کی شان مین منقصت کو روا رکھنا ہی اس نے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ + کی دعا مین صاف اشارہ فرمایا ہے کہ منعم علیہم جماعت کے تمام کمالات کے دروازے سدا کھلے رہین گے اور تاکید فرمائی ہے کہ سب مسلمان یہ دعا مانگا کرین اور بڑا انعام اسکا وہ فیوض اور برکات ہین جن کا نام ہی مکاشفہ اور وحی اور رویائے صادقہ اور یہی ورثہ ہے ان لوگون کا جن پر انعام کیا گیا- اس لئے کہ اس انعام کے بغیر وہ یقین اور زندہ ایمان مل نہین سکتا جو گناہ کے پر زور جذبات پر انسان کو غالب کر دے اور اگر ایک طرف تو ان فیوض پر مہر لگ چکی تھی اور خدا تعالی کی وہ صفات اس حد تک پہونچ کر ساکن ہو گئی یقین تو پھر یہ دعا نعوذ باللہ ایک دھوکا اور جھوٹے دل خوش کن الفاظ سے زیادہ

نہین ہوگی اور یہ منقصت ہے صفات باری تعالےٰ مین۔ اور یہ اعتقاد کرنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم اور اس کے ساتھ آپ کے تمام فیوض اور برکات بھی منقطع ہوگئین اور آیندہ کیلئے نعوذ باللہ دوسرے لوگون اور مذہبون کی طرح آپ کی نبوت بھی مرگئی اور آپ کی صفات عالیہ اور برکات اسنی کی قائم مقامی یا مظہر و بروز کی راہ بالکل مسدود ہوگئی اس دعا اہدنا الصراط المستقیم کی تکذیب ہوگی اور خدا تعالےٰ کی پاک اور کامل صفات کی سخت ہتک ہوگی اور بڑا بھاری حق یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کے ملائکہ واقعی خارج مین ایک مخلوق ہے جسے خدا نے ایمانیات مین داخل کیا ہے اور جبرئیل علیہ السلام ملکۂ انسانی یا ایک قوت قوائے انسانی مین سے نہین بلکہ ایک جدا مخلوق ہے اور قانون قدرت کے موافق خدا کے یہ وسائط ہین اور یہ روحانی وسائط ایسے ہی ہین جیسے جسمانی عالم مین خدا کے فیوض اور فضلون کے پہنچانے کے لئے قوائے طبعی مثلاً چاند سورج ستارے اور دیگر مادی اشیاء وسائط ہین اور یہ وسائط خدا تعالی کی صفات کاملہ اور توحید کی شان پر کوئی زد اور حملہ نہین اور بڑا حق یہ ہے کہ دعا حق ہے اور ایک سبب قوی ہے منجملہ ان اسباب کے جو مقاصد و مطالب کے برلانے کیلئے خدا تعالےٰ نے حسب قانون قدرت بنائے ہوئے ہین اور دعا لاریب ایک علت قویہ ہے معلولات کے لئے اور بقول ایک سطحی خیال کے زمینی آدمی کے نری خوش کن خشک عبادت نہین۔ اور مثلاً بڑا حق یہ ہے کہ خدا کے مرسلون اور مامورون اور مبعوثون کی صدق کے بڑے بھاری نشان اور علامت معجزات اور خوارق آیات ہین اور وہ ہین اقتداری پیشگوئیان جو علوم غیبیہ پر مشتمل ہوتی ہین اور بے ان کے خدا کا مخفی اور نہان در نہان چہرہ اس جہان مین کبھی نظر نہین آسکتا۔ کیا ندوہ تیار ہے کہ ان حقون کا احقاق کرے اور ان کے مبطلون کا سر کچلے۔ بہت خوب اگر ایسے بھاری کام کا بیڑا ندوہ نے اٹھایا ہے تو خدا مبارک کرے مگر افسوس ابتک تو ندوہ کی رفتار اس راہ پر نظر نہین آتی جو احقاق حق اور ابطال باطل کی ایک ہی مستقیم راہ ہے۔ پھر سوال یہ ہے کہ کیا دکھا کر احقاق حق اور ابطال باطل کرینگے اور ان خطون مین جہان ابتک اسلام کا نور نہین گیا کونسی فضیلت اسلام کی اور دوسرے مذاہب باطلہ

اور اس مین ما بہ الامتیاز پیش کرین گے۔ تمام مذاہب باطلہ یہ عقیدہ رکھتے ہین کہ ان کے مذاہب اور مذاہب کے انصار و خدام اقتداری نشان دکھانے سے قاصر ہین اور وہ اسی یقین کو شایع کرتے ہین کہ خوارق عادت کا وجود پچھلے زمانون کے لئے تھا۔ اب نہ کوئی اس کی ضرورت ہے۔ اور نہ کسی مین قدرت ہے اور اس وقت تمام مسلمان بھی یہی اعتقاد رکھتے ہین کہ کمالات نبوت سب ختم ہوگئے۔ اب نہ تو غیب کے حقایق پر مشتمل اقتداری پیشگوئی کوئی کر سکتا ہے اور نہ ہی اس کی راہ مفتوح ہے۔ خدا کی صفت کلام اور وحی اور الہام پر مہر لگ چکی ہے۔ ایک نیچری پیر مرد جیسے اس حقیقت حقہ سے منکر ہے جو کہتا ہے کہ کمالات نبوت مین کسی کو سچا جانشین ماننا شرک فی النبوت ہے اور در حقیقت نبوت کو خشک بے اثر غیر متعدی اور مردہ مان کر شرک عظیم کا مرتکب ہو چکا ہے اور اپنی تحریرون مین مجنون اور نبی کے تخیلات مین کوئی واضح فارق اور عملی امتیاز نہ دکھا سکنے سے اس بات کا مجرم ٹھہر گیا ہے کہ نبی کو فوق عادت پایہ کا انسان ثابت نہین کر سکا ویسے ہی اہل حدیث اور دیگر مسلمان قولاً یا عملاً اس کے منکر ہین اور بڑے جوش سے اقرار کرتے ہین کہ خلافت محمدیہ یا بروز محمدی یا زندہ نبوت بے معنی اور بے ضرورت باتین ہین۔ دوسرے مذاہب مثلاً عیسائی اور آریہ بھی اپنے مذہب کی صداقت اور حقیت کے لئے دلایل دیتے اور ہزارون صفحے سیاہ کرتے ہین اور تقریرون مین بھی ان کی زبانین تھکنے مین نہین آتین اسی طرح مسلمان بھی لفظی دلائل اور مباحث پر اکتفا کرنے کے بغیر اور کوئی چارہ نہین دیکھتے۔ اب سوال یہ ہے کہ اسلام مین اور ان مذاہب مین ما بہ الامتیاز کیا ہے جیسے بے فیض اور خشک اور بے برکت وہ مذاہب باطلہ ہین ویسا ہی اس رنگ مین اسلام ہوا۔ ایک ہی ما بہ الامتیاز تھا یعنی زندہ خدا کا زندہ نشان جس کے دکھانے کی توفیق باطل کے پرستار ہاتھون کو کبھی نہین دی گئی اور نہ دیجائے گی جیسا کہ خدا کی پر حکمت کتاب فرماتی ہے عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ + سو اس کے وجود سے تمام بے برکت اور استخوان پرست قومون کی طرح محرکان ندوہ اور دیگر مسلمان بھی منکر ہین۔ جبکہ یہ حال ہے تو

اب مین ندوہ سے بادب عرض کرتا ہون کہ کیا آپ یورپ مین سید احمد خان والا اسلام پیش کرینگے جس مین خدا کو محض عضو بیکار اور معطل دکھایا گیا ہے۔ وحی سے انکار۔ دعا سے انکار۔ ملائکۃ اللہ سے انکار اور خدا کی پیشگوئیون اور خوارق عادات سے انکار ہے۔ اور قرآن کریم کو ایک روکھی اور پھیکی کتاب ثابت کیا گیا ہے۔ یا کیا آپ اہل حدیث والا اسلام پیش کرین گے جیسا کہ اہلحدیث کے ایک ایڈوکیٹ نے لاہور کے جلسۂ اعظم مذاہب مین کہا اور افسوس سے اعتراف کیا کہ اب اسلام مین کوئی ایسا شخص نہین جو کوئی مقتدرانہ نشان دکھا سکے اور خرق عادات امور اس کے ہاتھ پر ظاہر ہون اس طرح اس نے اسلام کو پورا بے برکت اور بے اثر ثابت کیا۔ یا آپ ان سجادہ نشینون اور فقرا اور صوفیون کا اسلام پیش کرین گے جنہون نے باوجود اقرار کرنے ختم نبوت کے ہزارون نبوتین تراش لی ہوئی ہین اور خاتم النبیین کی سنت ثابتہ صحیحہ حقہ کو چھوڑ کر لاانتہا بدعات کے بتون کو سجدہ کر رہے ہین۔ پھر مین بادب پوچھتا ہون کہ ازراہ کرم اتنا تو فرمائین کہ وہ کونسا مابہ الامتیاز نور آپ کے پاس ہے جسے لیکر آپ ان خطون مین جائین گے جہان اب تک اسلام کا نور نہین پہونچا اور لوگ شناخت کر لین گے کہ آپ لاریب ایک صادق اور زندہ اور بابرکت مذہب لائے ہین اور یقین کر لین گے کہ ان کے مذاہب اس کے مقابل مردہ اور لاشے ہین۔ کیا آپ حنفی مذہب کی اشاعت کرین گے یا مالکی کی۔ شافعی کی یا حنبلی کی پھر یہ بھی لازم ہوگا کہ معًا چشتی مشرب کی تائید ہو یا نقشبندی کی یا قادری کی یا اور دیگر مشربون کی۔ پھر یا سینون کے یہ مجموعے ساتھ لے جائین گے یا شیعون کے قصص و روایات کے مؤلفات غرض اس قدر اختلافات مین آپ مین کس فرد یا قوم نے کوئی روشن فیصلہ کی راہ تیار کی ہے جسے غیر قومون کے آگے پیش کرین گے۔ اور اگر ندوہ کے پاس ہنوز تاریک اور بے مغز لفظ ہی ہین اور تحیر کے ورطہ مین غوطے کھا رہے ہے تو کیا وہ ایک صادق اور حقیقی رہبر کی آواز سننے کیلئے تیار ہین جو خدا کی طرف سے حکم اور مامور ہو کر ان اختلافات کی نار سے بچاتا اور قرآن کریم کا وہی پہلا حبل متین ہاتھ مین دیتا اور ایک قوم بناتا ہے۔ ندوہ کو معلوم ہوگا کہ آج کل امریکہ مین

ایک شخص جان الگزینڈر ڈوئی نام دعوے کرتا ہے کہ وہ الیاس ہے وہ دوا کا منکر ہے اسکا گمان ہے کہ وہ دعا سے لوگون کو اچھا کرتا ہے وہ اپنے اخبار اور رسائل مین جن کے بہت سے نمبر ہمارے پاس موجود ہین ہزارون آدمیون کی شہادتین درج کرتا ہے جو اس کے زعم مین اس کی دعا کے وسیلہ مختلف بیماریون سے اچھے ہوئے۔ یہ شخص دوسرے عیسائیون کی طرح پورا ظالم مشرک ہے اور مردہ خدا کی الوہیت اور کفارہ کیطرف دعوت کرتا ہے اور اپنے باطل کو زینت دار الفاظ سے سجاتا ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ بیماریان بھی وہ پیش کرتا ہے جو نہائت خفیف اور آسان علاج پذیر ہین اور اپنی دعا کو ان کا چارہ کار بتاتا ہے اب کون فیصلہ کرے کہ فلان شخص درحقیقت اس کی دعا سے اچھا ہوا یا یون ہی خود بخود صحت یاب ہو گیا۔ اب اس قوم کے باطل کا ابطال کس ذریعہ سے ہو سکتا ہے اور کونسا مذہب حق ان کے مذہب کے مقابل پیش کیا جا سکتا ہے جس کی نسبت صحیح دعوے ہو سکے کہ یہ واقعی مذہب حق ہے اور اس کی سچائی کا یہ معیار اور اس مین اور اس کے غیر مین یہ مابہ الامتیاز ہے اسکا جواب بجز اس کے اور کچھ نہین ہو سکتا کہ مقتدر خدا کا زندہ طریق ثابت کرنے کے لئے ازبس ضروری ہے کہ یہ دکھایا جائے کہ اس کے فیوض اور برکات زندہ اور دائمی ہین اور اس امر کا ثبوت بجز اقتداری اور قاہرانہ پیشگوئیون اور خوارق عادت امور کے اور کچھ نہین [*]

کیا ندوہ کے علم مین کوئی ایسا شخص ہے جو یہ دعوے کرتا ہے کہ اسلام زندہ مذہب ہے اسلام کا خدا زندہ - اسلام زندہ - اسلام کا نبی کریم زندہ - اسلام کا مرکز بیت اللہ زندہ - اسلام کی بولی عربی زندہ - قرآن نے جو معجزات اور خوارق اور پیشگوئیون کا علم بیان کیا ہے اس کا سلسلہ اب تک زندہ ہے اور قیامت تک زندہ رہے گا - یہ بات کسی کتاب کے مردہ اور بے برکت اور

---

[*] آخر غیرت الٰہی نے اس سیاہ دل مشرک کے چارہ کار کے لئے اپنے صادق خلیفہ حضرت مسیح موعود کے دل مین جوش ڈالا آپ نے ایک بڑا زبردست اشتہار اسلام کی حقیت اور نصرانیت کے بطلان کے اظہار کیلئے لکھکر اس باطل کے پرستار کو مقابلہ کیلئے بلایا ہے اور لکھا ہے کہ ہم دونو مین سے جو کاذب ہوگا وہ صادق کے سامنے ہلاک ہوگا۔ کیا ندوہ اس حربہ کے سوا کوئی اور حربہ باطل کے مقابل پیش کر کے فتحمند کہلا سکتا ہے -

ممسوخ ومجذوم ہونے کے نشانون سے ہے کہ اس کے مندرجہ معجزات اور خوارق بطور قصہ اور کتھا کے رہگئے اور اب ان کا نمونہ دنیا مین موجود نہین اور درحقیقت قابل تمسخر اور مضحکہ کے وہ مذہب اور کتاب ہے جو یہ دعوے کرے کہ اس کے برکات پہلے تو تھے مگر پھر بند ہوگئے ہین اور اس وقت نہ تو کوئی موجود ہے اور نہ ایسا شخص کبھی پیدا ہو سکتا ہے جو ان برکات اور انعامات کا حصہ دار ہوا اور دوسرون کو دے سکے اور دشمنان اسلام کو دکھا سکے جو پہلے راستبازون کو دی گیئین۔ افسوس رونے اور دانت پیسنے کا مقام ہے کہ ایک مردہ اور جلد فنا ہو جانے والی اور ممسوخ ہو جانے والی کتاب توریت کے اتباع اور فیض تعلیم سے بیسیون راستباز اور منعم علیہم موسے (علیہ السلام) کی مانند ہوئے اور خدا نے ان سب برکات وفیوض کا وارث انہین کیا جو حضرت موسے کو دی تھین مگر خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے انفاس قدسیہ اور خاتم الکتب قرآن کریم کی یہ تاثیر اور یہ برکت کہ بد قسمتی سے وہ سارا سلسلہ ہی ختم ہوگیا اس لیئے کہ نبوت پر مہر لگ گئی۔ اور اس طرح وحی کا تار بند ہوگیا پیشگوئیون اور خوارق عادات کا اظہار بند ہوگیا۔ مصالح الہیہ سے شریعت تو تکمیل پاکر ختم اور بند ہو چکی تھی اور ضرور تھا کہ ایسا ہی ہوتا مگر انعامات اور برکات اور فیوض پر کیون مہر لگ گئی اللہ اللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین کیا ہوئے آپ کے ساتھ ہی سارا تانابانا فیوض وبرکات کا ادھڑ گیا۔ اس صورت مین خدا تعالے کے اس قول کے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ کیا معنے ہوئے کیا آپ حفاظت سے لفظون کی حفاظت مراد لیتے ہین اور اس سے آگے تجاوز نہین کرتے اگر یہی مراد ہے تو وہ موجود ہے پھر اس کے ہوتے قوم کیون بگڑی اور کیون لفظون کی ذاتی تاثیر نے خود بخود قوم پر وہی اثر نہ کیا جو اسوقت نظر آگیا اور ایک زمانہ اسکا گواہ ہوگیا جبکہ قرآن کے عمل کا نمونہ صاحب کشش وجود موجود تھا۔ ایسا نہین بلکہ حفاظت سے مراد اس کی صورت اور سیرت۔ الفاظ اور معانی اور برکات اور تاثیرات اور فیوض سب کی حفاظت ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جس زمانہ مین انسانون کی ایسی حالت ہو جائیگی کہ باریتعالے

کی ہستی کا انکار ہو جائے اس کی صفات پر اعتراض ہون اور زمانہ پر فسق اور فجور اور بطلان اور شیطان کا سیاہ سایہ پڑ جائے اور تمام صداقتین اور حقایق حقہ استخفاف اور انکار کی نگ سے دیکھے جائین اور پست ہمت سفیہ دشمن قرآن پر زبان طعن دراز کرین اس وقت ایسا آدمی ضرور مبعوث ہوگا جو باطل کے ہر قسم کے حملہ کو دفع کرے گا اور اسلام کی کھوئی ہوئی عزت کو بحال کرے گا۔ اور یون اس ذکر کی حفاظت ہوگی۔ ہان تو مین پوچھتا ہون کہ ندوۃ العلما کوئی ایسا شخص دکھا سکتا ہے جس کو یہ اقتدار بخشا گیا ہو اس لئے کہ حق کا احقاق اور باطل کا ابطال اور غیر خطون اور ملکون مین نور اسلام کا پہونچانا تو ایسے ہی شخص کا کام ہے۔ خشک الفاظ اور بے برکت ملا مولوی اور مبتدع صوفی کا تو کام نہین جبکہ ندوہ کے علم اور رسائی مین ایسا شخص نہین تو اس نے ان مقاصد کی ترتیب کے وقت کیا سوچا کیا اتنے پر قناعت کر لی کہ شہر بشہر چند خشک اور بے برکت آدمیون کا اکٹھا ہو جانا ہی اس کام کو پورا کر دے گا۔ افسوس ندوہ کی حقیقی مان ایجوکیشنل کانفرنس نے بھی ان تیرہ یا کم و بیش برسون مین بے شمار رزولیوشن پاس کئے اور بیشمار روپیہ برباد کیا مگر اصل مرض کی تشخیص اور حقیقی علاج کی تلاش مین ایک قدم بھی نہ اٹھایا قوم کو بیمار مانا اور مرض یہ قرار دیا کہ انگریزی اعلے تعلیم کے نہ ہونے سے یہ مریض ہلاکت کے قریب آگیا ہے اس کا علاج علی گڈھ کا کالج یا ایسے انسٹیٹیوشن کے سوا نہین۔ اور اس طرف کبھی التفات نہین کیا کہ خدا کو ناراض کر کے۔ یعنی حجت نیرہ کے ہوتے ہوئے قرآن کریم کے موجود ہوتے فسق فجور کی راہون کو اختیار کر کے اور شریعت حقہ کی پابندی سے منہ پھیر کر قوم کا یہ حال ہو گیا ہے اور ضروری تھا کہ ایسا ہوتا۔ اس لئے کہ سورہ فاتحہ کے اخیر مین مغضوب علیہم کے لفظ مین اشارہ ہو چکا تھا کہ ضالین یعنی نصارے کے استیلا اور فتنہ کے وقت مسلمانون کی حالت علمی اور عملی اور اخلاقی اور سیاسی بالکل یہود کی حالت کی مانند ہو جائیگی چنانچہ خدا کے زندہ کلام کی یہ پیشگوئی صاف طور پہ پوری ہو گئی اور اب کون کہہ سکتا ہے کہ قوم کے ادبار اور نکبت کی حالت ہر رنگ مین مضروب الذلت قوم یہود کی مانند نہین غرض مادہ پرست

اور بالکل روبدنیا اور آسمان سے قطعًا منقطع قومون کی طرح محمدن (اس بے ادبی اور گستاخی سے خدا کی پناہ) ایجوکیشنل کانفرنس علی گڑھ نے قوم کی تباہی کے محض زمینی اور مادی اسباب قرار دیئے اور مسٹر گلیڈسٹون کی طرح معمولی اور ظاہری علت پر سر جھکا دیا۔ اگر میرے اس بیان مین اعتدا ہے تو مجھ سے زیادہ شکر گذار نہ ہوگا کہ جناب سید مہدی علی صاحب خدا کے حضور مین کھڑا ہونیکے ہول کو مدنظر رکھکر حقیقت حقہ کے منہ سے نقاب کھولین اور بالبداہت اسے ذہن مین رکھ لین کہ ہم ان کے اجلاسون کے مختلف پریزیڈنٹون اور بہت سے محرکون اور مویدون کے حال و قال سے ناواقف نہین۔ سوال یہ ہے کہ آیا یہ لوگ اپنے تقوے و طہارت اور اتباع اور رعایت حقوق اللہ و حقوق العباد کے لحاظ سے وہ لوگ ہین جو قوم کے شیرازہ کے لئے ناقابل نقض تاگا بن سکتے ہین اور یہی لوگ اس زمانہ مین صحابہ کا بروز ہین؟ مین یقین کرتا ہون کہ مین نے مختصرًا بیان کر دیا ہے کہ جب تک قوم کو ابراہیمی قبلہ کیطرف متفق کر کے متوجہ نہ کیا جائے اور سب سے پہلے یہ کام کیا جائے تب تک کچھ نہ ہوگا اور مین نے دکھا دیا ہے کہ پہلے جب یہ قوم بنی تھی تو کن ذرائع اور اسباب سے بنی تھی اور اس کی اصلاح کے لئے کیا قانون بنایا گیا اور کیسا بابرکت اور زندہ نمونہ اس قوم کے سامنے پیش ہوا اور اس مقنن اور ہادی کو کیا صفات اور خصائص دیے گئے تھے جنسے قوم مین سچی اور لانظیر اطاعت کا مادہ پیدا ہوا۔ اگرچہ ان مین ہر ایک بات طبعًا تفصیل اور بسط چاہتی تھی مگر مجھے مصلحت نے اختصار اور اجمال پر مجبور کیا۔ مین یقین کرتا ہون کہ اسکے بعد ضرور یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ کارکنون پر ایک مایوسی کا عالم طاری ہو سکتا ہے کہ اب کیا کیا جائے اور قوم کی اصلاح کے لئے ان صفات کا آدمی کہان سے لایا جائے۔ لہذا مین زیادہ دیر تک ڈسکشن آمیز بیان کو معرض تحریر مین لانا نہین چاہتا اور مختصرًا سنا دینا چاہتا ہون کہ خدا تعالے نے اپنے وعدہ کے موافق منہاج نبوت پر ایک سلسلہ قائم کر دیا ہے یا صاف لفظون مین یون کہا جائے کہ جیسا کہ زندہ خدا کی زندہ کتاب قرآن حکیم نے سورہ جمعہ مین فرمایا ہے وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ یعنی وہ رسول پاک جو امیون مین مبعوث ہوا اور ان کا تزکیہ کیا

اور کتاب اور حکمت انہین سکھائی وہ ایک اور قوم کا بھی ویسا ہی معلم اور مزکی ہوگا جو ہنوز صحابہ مین شامل نہین اور اس غرض کے لئے اس کی بعثت ثانی ہوگی۔ اب اس وعدہ کے موافق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دوبارہ دنیا مین تشریف لائے ہین یا یون کہو کہ حضرت غلام احمد قادیانی کے بروز مین جلوہ گر ہوئے ہین یا یون سمجھو کہ خداوند علیم حکیم نے حضرت غلام احمد قادیانی کو وہی خو بو وہی برکات وہی انعامات اور وہی معجزات دیکر مبعوث فرمایا ہے از بسکہ زمانہ بگاڑ اور فساد مین اپنی اسی پہلی حالت پر آگیا بلکہ زیادہ فساد کی طرف جھک گیا تھا اور اسی تعلیم کی اسی قوت قدسی کی۔ ان ہی فیوض و برکات کی۔ ان ہی معجزات اور خوارق عادات کی اور مقتدرانہ پیشگوئیون کی ضرورت تھی اس لئے غیور خدا نے اس پاک اصل کے سچے ظل اور خلیفہ کو جو اسکی اتباع اور اسکے نام مین فانی ہوچکا ہوا ہے اور اپنا کچھ نہین رکھتا اور اس کی تعزیر اور توقیر اور تبجیل مین رات دن کوشش کرتا ہے وہ ساری قدرتین اور طاقتین دیکر دنیا مین بھیجا تاکہ از سر نو خدا کی حمد سے دنیا بھر جائے اور زہریلے سانپ کی کچلیان نکال ڈالی جائین۔ سب سے پہلے اس شخص نے اور اسی نے یہ اصطلاح نکالی کہ جیسا خدا تعالے زندہ اور قیوم ہے قرآن کریم بھی زندہ رسول ہے۔ یعنی اسلام مین اور دیگر باطل مذاہب مین بڑا بین مابہ الامتیاز یہی ہے کہ جن قدرتون اور طاقتون اور معجزہ نمائیون کا دعوے کسی زمانہ مین ان مذہبون نے کیا تھا اور اب وہ بے دست و پا اور بے برکت اور مردہ ہوگئے ہین قرآن کریم کا حال ان کے خلاف ہے۔ اس مین یہ برکت اور تاثیر اور روح حیات ہے کہ جن کمالات اور اقتدارات کا دعوے اس کے برکات کی وساطت سے ایک زمانہ مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا وہ تاثیرین اور برکات اور فیوض اور نشانات ابتک موجود ہین اور وہ قرآن کے سچے متبع کے ہاتھ پر ظاہر ہوتے ہین اسلئے کہ اگر نعوذ باللہ یہ بات نہو تو پھر اس مین اور دوسری مردہ کتابون مین کوئی فرق نہ ہوگا یہ پہلا شخص ہے جس نے خدا کی اور تمام نبیون کی اور نبیونکی خصوصیات کی یعنی وحی کی مکاشفہ کی۔ رویا صالحہ کی۔ استجابت دعا کی۔ اور پیشگوئیون کی کھوئی ہوئی عظمت اور عزت بحال کی۔ اور

قرآن کی جبروت کا سکہ دنیا مین بٹھا دیا اور سارے جہان مین ہزارون اشتہار دیئے کہ اسوقت زندہ مذہب صرف اسلام ہے اور اس دعوے کے ثبوت مین وہ باذن اللہ تمام وہ برکات اور انعامات اور فیوض دکھا سکتا ہے جو گذشتہ راستبازونکو دیئے گئے اور اب بجز اسلام کے اور کسی مذہب مین ان کا نام و نشان نہین۔ یہ پہلا شخص ہے جس نے عیسائی مذہب اور دوسرے ایسے باطل طریقونکے استیصال کیلئے یہ حربہ نکالا کہ زندہ اور سچی اور خدا کی کتاب کا یہ نشان ہے کہ وہ دعوے بھی آپ ہی کرے اور اس دعوے پر دلیل بھی اپنے اندر سے دے۔ اس سے انجیل کی۔ وید کی اور تمام ایسی مردہ کتابون کی عزت کی جڑ کٹ گئی۔ یہ پہلا شخص ہے جس نے اسوقت کی ساری قومون پر نصرانیون پر۔ آریون پر۔ برہموون پر۔ نیچریون پر خدا تعالےٰ کی حجت ملزمہ پوری کی۔ یہ پہلا شخص ہے جسنے اپنی بیعت مین یہ عظیم الشان فقرہ رکھا جو اسکے ہر ایک پیرو کو اقرار بیعت کیوقت منہ سے نکالنا اور اسپر عمل کرنا ضروری ہوتا ہے کہ مین دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ جسطرح خدا نے قرآن کریم مین دو باتین رکھی تھین جنکے ذریعہ سے وہ بابرکت اور ابدی کتاب ٹھہری یعنی عجیب تعلیم و تعلیم کی حفاظت کیلئے اقتداری پیشگوئیان۔ وہی انعام اور برکت کا خلعت اسے پہنایا گیا جبکہ تعلیم مین یہ دعوے تھا کہ اسپر چلنے سے خدا خوش ہوتا ہے اور اسکے پیروونکو اس جہان کی اور آیندہ کی خوشحالی ملتی ہے اور اسکے خلاف کرنے یا انکار سے خدا کا غضب نازل ہوگا اور راستی کے دشمن تباہ ہو جائینگے اور وہان دوسرے عالم مین دوزخمین جلین گے۔ اس لحاظ سے ضروری تھا کہ وہ انذار و تبشیر کے وعدے اس جہان مین بھی پورے ہوتے اور یون آخرت کے عالم اور اسکے ایلام اور انعام کے ثبوت کیلئے بطور توطیہ اور تمہید کے ٹھہر جاتے۔ لاجرم خدا کے مبشر وعدونکے مطابق گمنام اور ریگستان کے رہنے والے کسرے اور قیصر کے خزائن اور ممالک اور انکے سونے کے کنگنون اور مصر و شام کے حور و قصور اور انہار اور غلمان کے مالک اور وارث ہوئے اسلئے کہ اس تمہید اور مقدمہ سے مہر لگ جائے اس دوسرے عالم کے مواعید صادقہ پر اور آپکے اعدا تباہ ہو گئے اور اس دنیا کی نار یعنی جنگ کا ہیزم خشک بنگئے اسلئے کہ سچے ثابت ہو جائین اس عالم کے تمام خوفناک وعید۔ اگر یہ دو باتین نہ ہوتین تو غیب الغیب خدا کی صفات یعنی اس کی قدرتون اور ارادون پر ایمان اور اس دوسرے دار البوار عالم اور اسکے حالات اور کیفیات پر یقین کبھی پیدا نہ ہوتا۔ توریت اور انجیل اور وید اور دوسری مردہ کتابون مین یہی نقص تھا اور ان ہی دو باتون کی کمی تھی جسکی وجہ سے یہود قیامت کے منکر ہو گئے اور آخر پچھلی دو قومین بھی جیسی اصل مین ایک تھین خدا اور دوسرے جہان کو پس پشت ڈالنے مین بھی ایک ہو گئین اسی طرح اور اسی رنگ مین قرآن کی عزت کیلئے اسلام کی سچائی کو اس جہان کے دریدہ دہان منکرون پر ظاہر کرنیکیلئے خدا تعالےٰ نے محمد احمد صلے اللہ علیہ وسلم کے حقیقی بروز احمد قادیانی کے ہاتھ پر نشان ظاہر کئے چونکہ دو قومین اسوقت سخت حملہ اور مخالفانہ رد اسلام پر کرتی اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کی دلکو کپکپا دینیوالی توہین کرتی تھین

اور خدا اور اسکے سچے وعدون اور وعیدون سے نہین انکار تہا ان پر قیامت تک حجت پوری کرنیکے لئے بعد اتمام حجت کے یعنی اسلام کی تعلیم حق اور عجیب کوشش کرنیکے بعد انکے دو فردون یا ظلم اور شرک کے پرستارونکی نسبت موت کی پیشگوئی کی اور آخر خدا کے قہر کی بجلی نے آتھم اور لیکھرام کے خرمن ہستی کو جلا کر اس ہمارے زمانہ مین اسلام اور بانی اسلام کی صداقت اور حقیت پر ویسی مہر لگا دی جیسے کہ اس خیر القرون مین بدر کی پیشگوئی کے پورا ہونیسے لگی اور اسطرح ثابت ہوگیا کہ قرآن کریم کی تعمیل کے اقرار اور انکار مین وہی پہلے کی زندہ اور قاہرانہ تاثیر اور برکت موجود ہے اسبات نے ایک عالم کو دکھا دیا کہ اسوقت ایک شخص ہی جو دشمنونکے مقابل اسلام کی عزت کو قائم رکھسکتا ہے + غرض جو مقاصد اور اغراض ندوۃ العلما نے اپنے اعلان مین لکھے ہین اور الفاظ مین انکے پورا ہونیکے لئے تڑپ اور گدازش ظاہر کی ہے اور دردناک الفاظ مین ظاہر کیا ہے کہ اسلام کی جڑ کہوکہلی ہوگئی ہے اب حضرت غلام احمد قادیانی کے ذریعہ سے انکے پورا ہونیکی سبیل خدا تعالے نے نکالی ہے ۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو خدا نے اندرونی اصلاح کیلئے مہدی موعود یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کمالات بطور ظل کے دیکر بھیجا ہے اور بیرونی حملونکے دفاع اور ان کے مفاسد کی اصلاح کیلئے زمانہ موجودہ کی اقتضا کے موافق آپکا نام مسیح موعود رکھا ہے اب آپکے وجود پاک مین وہ امام مفترض الطاعۃ موجود ہوگیا ہے جسکے علم کے نیچے متفرق اور منتشر فرقے اکٹھے ہوکر دنیوی اور دینی ترقی کر سکتے ہین ۔ اس امین اور مامون پریزیڈنٹ کی صدارت کے نیچے کسی ممبر کی جرأت نہین کہ اختلاف اور نزاع کی آگ کو بھڑکا سکے ۔ دنیا کو ایک عظیم انجمن کی ضرورت تھی جو مختلف گاڑیونکو کھینچ سکتا سو اب وہ آسمان سے نازل ہوگیا ہے اب تمام برکات اور انعامات قوم کو اسکے ذریعہ حاصل ہوسکتے ہین اور وہ تمام روکین اور موانع دور ہوسکتے ہین جو قوم کی ترقی روحانی اور جسمانی کی راہ مین ہین + ندوۃ العلما اور دیگر انجمنونکا فرض ہے کہ اس نادر انسان کی آواز پر کان لگائین بے التفاتی اور اعراض کرنیسے وہ خدا کے نزدیک سخت ملزم ہونگے ۔ ایک لاکھ تک اس سلسلہ کے خدام کی نوبت پہونچ گئی ہے اور بہت سی کتابین عربی مین فارسی مین اردو مین انگریزی مین اور لاکھون اشتہار اسکی تائید مین شائع ہوئے ہین ۔ قوم کے لیڈرون پر فرض ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی مسعود کے دعاوی اور دلائل مین غور کرین اور پھر یا تو تائید کرین اور اس پاک سلسلہ مین داخل ہوکر قوم کی ترقی کی فکر کرین یا اسکی استیصال کیلئے زور لگائین اسلئے کہ اسلام کے ہزارون فرد دن بدن اس مین داخل ہوتے جاتے ہین اور اس سلسلہ کا دعوے ہے کہ بدون اسکے نہ اس جہان کی فلاح ہے اور نہ اس عالم مین نجات ہے اور یون ان دعاوی سے یہ سلسلہ دوسرے سلسلونکی راہ مین سخت ٹھوکر اور روک ہو رہا ہے ۔ اسکی تائید یا تردید سے اعراض اور تغافل کرنا مروت سے بعید ہے ۔ خدا کرے کہ ندوہ اور دیگر انجمنین اسطرف توجہ کرین اور اول المومنین بنکر دوسرے لوگونکے لئے بلکہ سارے جہان کیلئے سنت حسنہ کی بنیاد ڈالنے والے ہون آمین +

عاجز عبد الکریم

ریویو آف ریلیجنز

یہ عجیب و غریب ماہواری مذہبی رسالہ قادیان ضلع گورداسپور سے ہر مہینہ کی بیس تاریخ کو نکلتا ہی اسکے مضامین جو تمام مذاہب باطلہ کی تردید اور اصول حقہ اسلام کی تائید مین ہوتے ہین عموماً حضرت اقدس میرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی مسعود کی قلم سے نکلتے ہین۔ عیسائیون آریون برہموؤن فلسفیون وغیرہ کے ہر ایک اعتراض کا جو وہ مذہب اسلام پر کرتے ہین جواب دیتا ہے۔ اس رسالے کو یہ فخر بھی حاصل ہی کہ زبان انگریزی مین دنیا کے سامنے انگلستان امریکہ وغیرہ مین جاتا ہے اور اسلئے اسکی مضامین مخصوصاً اس قسم کے ہوتے ہین جن سے اسلام کا چمکتا ہوا چہرہ نظر آسکے اور اسکا رعب دلون پر قایم ہو۔ اور اسکی متعلق ہر ایک قسم کے شکوک و شبہات دور کئے جاوین۔

قیمت
انگریزی رسالہ ہے ر سالانہ مع محصولڈاک | نمونے کا پرچہ ۸ر
اردو رسالہ معمولی کاغذ……عہ ولایتی کاغذ……للعہ | وہ ر و ۶ ر پر

علی الترتیب ملتا ہی بغیر وصولی قیمت کے رسالہ کسی صاحب کے نام جاری نہین ہو سکتا۔ جو صاحب منی آرڈر کے ذریعہ قیمت ارسال نہ فرماوین انکو چاہیئے کہ اپنی درخواست کے ساتھ اطلاع بھیجدین کہ پہلا پرچہ بذریعہ وی پی بھیجا جاوے۔

(۲) یہ رسالہ تجارتی اشتہارات کے لئے بھی کھلا ہی بشرطیکہ وہ ہر ایک قسم کے فحش سے اور مبالغہ سے پاک ہون۔ اُجرت اشتہارات کا نقشہ حسب ذیل ہے۔

	پورا صفحہ	نصف صفحہ	چوتھائی صفحہ
سالانہ	للعہ	دعہ	دمہ
ششماہی	دعہ	دیہ	عہ
سہ ماہی	صعہ	عہ	۸ عہ
ایک بار	ے	للعہ ر	ے

نوٹ۔ یہ رسالہ اخبار الحکم (جو مہینے مین چار بار قادیان سے نکلتا ہی) سے ایک بالکل الگ اور نرالی طرز کا رسالہ ہے جس مین حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قلم سے نکلے ہوئے مضامین ہوتے ہین اور اخبار مین عموماً حضرت اقدس کی تقریرین مولوی عبدالکریم صاحب کے خطبے اور حکیم الامتہ وعظ دارالامان کی خبرین اور متفرق مضامین ہوتے ہین۔

جیون جواہر مشک۔ عنبر۔ مونگا۔ موتی۔ یاقوت اور بیش قیمت جواہرات سے خالص تیار ہوتی ہین انسان کی زندگی تندرستی اور طاقت کے لئے اس سے بہتر کوئی دوا نہین امراض قلب و اعصاب گردہ و مثانہ و فساد خون کے رفع کرنے مین بے مثل ہین۔ معدہ کو درست اور خون کو زہریلی مواد سے صاف اور تمام جسم کے اعصاب کو قوی اور مضبوط کرتی ہین وبائی اور زہریلی بیماریون کو روک دیتی ہین طبیعت مین تفریح اور خاطر خواہ نشاط پہونچاتی ہین۔ عقل ہوش حواس حافظہ ذہن و ذکا کو ترقی دیتی ہین۔

عجیب و غریب مرہم عیسٰے اگر آپ دنیا بہر مین سب سے اچہا پُر تاثیر تیر بہدف ہر قسم کے زخمون۔ جراحتون۔ چوٹون۔ گلٹیون خنازیر سرطان طاعون اور ہر ایک قسم کی خبیث پہوڑون۔ پہنسیون۔ ناصورون۔ بواسیر گنج۔ خارش اور طرح طرح کی جلد بیماریون۔ ہاتہونکی سردی سے پہٹ جانے۔ جانورون کے کاٹ لینے۔ جل جانے عورتون کے خطرناک امراض سرطان رحم وغیرہ کیلئے صدہا سال کا مجرب ہر طبقہ کے حکماء کا متفقہ و تجربہ بابرکت علاج چاہتے ہین تو یہ بابرکت مرہم صرف اس کارخانہ سے منگائیے جو اسکو خالص اجزا سے تیار کرنیکا ذمہ دار ہے طبی جہان اس کے کامیاب تاثیرات کا ممنون ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۱۲ ار عہ

پاکٹ کیس ادویات۔ اکثر جا مین طبیب اور علاج کے بروقت نہ پہونچنے سے سخت تکلیف برداشت کرنی اور بعض وقت بحسرت ہلاک ہوجاتی ہین۔ اس دردناک حالت کو دیکہہ کر ہم نے یہ پاکٹ کیس تیار کیا ہے اور اسمین مختلف پچاس ساتہہ بیماریون کی جنکی اکثر شکایت رہتی ہے وہ خود و اثر صحیح مجرب ادویہ رکہی ہین جنسے بڑہ کر ڈاکٹری اور یونانی طب اسوقت کچہہ ثابت نہین کرسکتی اور یہ کیس ایسا بنایا گیا ہے کہ جیب مین رہ سکے۔ ایک کتاب ترکیب اسکی ہمراہ ہے اور ہر طرح سے ایسی آسانی کیگئی ہے کہ شدبد جاننے والا انسان بہی سفر و حضر مین اسکو سمجہہ کر پورے طبیب کا کام دے سکتا ہے اور ادویہ کے استعمال بروقت سے جان مریض کو خطرات معلقہ سے بچا سکتا اس لئے اس پاکٹ کیس کا ہر ایک انسان کے پاس ہر حالت مین ہونا ضروری ہے قیمت صہ و عہ

عمدۃ التقویم ۱۹۱۸ء مع فہرست ادویات مفت | **کارخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین برادرس لاہور** | آئینہ صحت نامی [illegible] ادویات کارخانہ مرہم عیسیٰ

خریداران رسالہ کے نام ضروری اطلاع

۱۔ خریداران کو خط و کتابت مین اور ترسیل زر کے وقت نمبر کا ضرور حوالہ دینا چاہیئے۔ اس سے پہلے بہی اس امر کی اطلاع دیجا چکی ہے لیکن اسکی طرف کافی توجہ نہین کیگئی۔ اس رسالہ کے خریدارون کے ہاتہہ مین پہونچنے کے بعد جو صاحب اس قاعدہ کی پابندی کو مد نظر نہ رکہین گے انکی عدم تعمیل کی شکایت بیجا نہ ہوگی۔

۲۔ جن اصحاب کو وقت پر رسالہ نہ پہونچے انکو فی الفور دفتر مین اس امر کی اطلاع دینی چاہیئے۔ بعض صاحب کئی کئی ماہ بعد پچہلے نمبر طلب کرتے ہین جس کی تعمیل دفتر مین بعض وقت مشکل ہوجاتی ہے۔

محمد علی
مینیجر رسالہ

میرے پاس ایک سرمہ ہے جو ہر ایک قسم کی چشم امراض کے لئے تاثیر اکسیر کا خاصہ ہے میرے آبا و اجداد سے یہ سرمہ استعمال میں آ رہا [illegible] کل بیماریاں [illegible] شکایات [illegible] علاوہ محصول ڈاک کے فقط [illegible] ہے خریداران کے لئے ان کی درخواست پر [illegible] ادا کیا جاوے گا کہ قیمت پہلے لی جاوے گی پہر اگر بعد استعمال ایک ہفتہ کے فائدہ نہ ہووے تو میں وہ قیمت بعد وضع محصول ڈاک کے واپس دونگا اور سرمہ واپس لونگا میں کوئی فریب کی راہ نہیں یہ سب کچھ یقیناً صحیح ہے المشتہر [illegible] لکھنؤ